معاشرتی علوم 3

ضلع میرپورخاص

تیسری جماعت کے لیے







سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ




معاشرتی علوم

ضلع میرپورخاص

تیسری جماعت کے لیے



سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ، جام شورو

طبع کنندہ:

نیو انڈس پرنٹنگ پریس بھٹہ روڈ سکھر

تیار کردہ: سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ بہ تعاون آغا خان یونیورسٹی، انسٹی ٹیوٹ فار ایجوکیشنل ڈویلپمنٹ، کراچی

منظور کردہ: وفاقی وزارت تعلیم (شعبۂ نصاب) اسلام آباد بطور واحد درسی کتاب برائے مدارس ضلع میر پور خاص

قومی کمیٹی برائے جائزہ کتب نصاب کی تصحیح شدہ۔

نگرانِ اعلیٰ — پروفیسر عبدالسلام خواجہ
چیئرمین سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ

کوآرڈینیٹر — روشن علی ڈہراج

مؤلف — سکھیو خان چنہ ● حافظ عبدالستار ● قمر النساء سومرو

مترجم — پروفیسر کوثر اقبال ● محمد ناظم علی خان ماتکوی

ادارت و نگرانی — قائم الدین بلال ● علی محمد ساہڑ ● غلام محی الدین بلیدی

السٹریشنز — علی عباس ● ساجدہ یوسف

لے آؤٹ، کمپیوٹر گرافکس — اقبال راہی

مطبع: نیو انڈس پرنٹنگ پریس بھٹہ روڈ سکھر

(مفت تقسیم کے لیے)

فہرست مضامین

پیش لفظ

سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ ایک ایسا تعلیمی ادارہ ہے جس کا فریضہ درسی کتب کی تیاری واشاعت ہے۔ اس کا اولین مقصد ایسی درسی کتابوں کی تیاری وفراہمی ہے جو نسل نو کو شعور و آگہی اور ایسی صلاحیت بخشیں جن کے ذریعے وہ اسلام کی آفاقی نظریات، بھائی چارے، اسلاف کے کارناموں اور اپنے ثقافتی ورثہ و روایات کی پاسداری کرتے ہوئے دورِ جدید کے نت نئے سائنسی، تکنیکی اور معاشرتی تقاضوں کا مقابلہ کرکے کامیاب زندگی گزار سکیں۔

اس اعلیٰ مقصد کی تکمیل کی غرض سے اہلِ علم، ماہرین مضامین، مدرسین کرام اور مخلص احباب کی ایک ٹیم ہر سمت سے حاصل ہونے والی تجاویز کی روشنی میں درسی کتب کے معیار، جائزے اور اُن کی اصلاح کے لیے ہمارے ساتھ پیہم مصروفِ عمل ہے۔

ہمارے ماہرین اور اشاعتی عملے کے لیے اپنے مطلوبہ مقاصد کا حصول اسی صورت میں ممکن ہے کہ ان کتب سے اساتذہ کرام اور طلبہ و طالبات کماحقہ استفادہ کریں۔ علاوہ ازیں ان کی تجاویز آراء ان کتب کے معیار کو مزید بہتر بنانے میں ہمارے لیے مددومعاون ثابت ہوں گی۔

چیئرمین

سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ، جام شورو

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پہلا باب

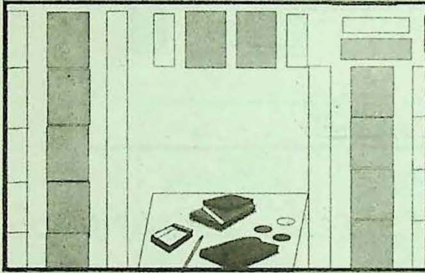
نقشے کے بارے میں جاننا

نقشہ کیا ہے؟

نقشہ ایک خاص قسم کا خاکہ یا ڈرائنگ ہے جو چیزوں کی اوپری سطح کو دکھاتا ہے۔ نقشے میں چیزیں ہمیں ایسے نظر آتی ہیں جیسے ہم ان پر کھڑے ہو کر اوپر سے دیکھ رہے ہوں۔ شکل 1.1 کو دیکھیے یہ ایک کمرۂ جماعت کی تصویر ہے اور شکل 1.2 ایک کمرۂ جماعت کا نقشہ ہے۔ نقشہ تصویر سے کس طرح مختلف ہوتا ہے؟

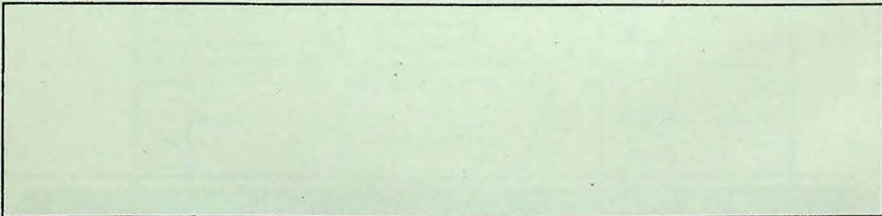


شکل نمبر 1.1 ایک کمرہ جماعت کی تصویر



شکل نمبر 1.2 ایک کمرہ جماعت کا نقشہ

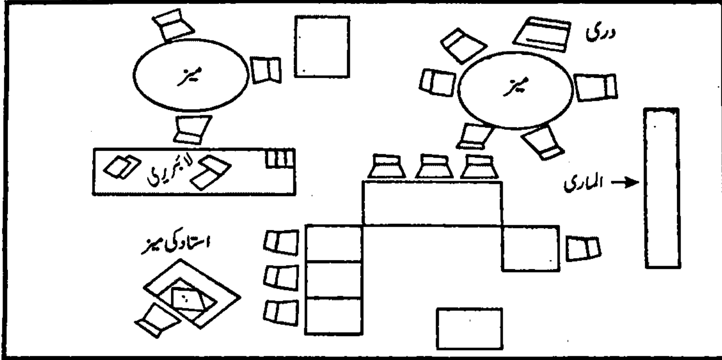
ایک تصویر چیزوں کو بالکل اسی طرح دکھاتی ہے جیسی وہ ہوتیں ہیں۔ جب کہ نقشہ چیزوں کی صرف اوپری سطح کو دکھاتا ہے۔



استاد کو چاہیے کہ وہ طلبہ کو روزانہ صرف ایک تصور (ذیلی عنوان) کے بارے میں سمجھائے اور مزید سمجھانے سے پہلے دیگر مثالوں کے ذریعے اس تصور کو واضح کرے۔

نقشہ محلِ وقوع بتاتا ہے

آج سلمیٰ کا اسکول میں پہلا دن ہے۔ اس کی استانی نے اسے سمجھانے کے لیے کمرۂ جماعت کا نقشہ بنایا۔ نقشے سے سلمیٰ سمجھ گئی کہ کمرہ جماعت میں کون سی چیز کہاں تلاش کی جائے۔ نقشہ ہمیں بتاتا ہے کہ چیزیں کہاں ہیں۔



سلمیٰ کے کمرۂ جماعت کا نقشہ

سرگرمی : دی گئی خالی جگہ میں اپنے کمرۂ جماعت کا نقشہ بنایئے۔ اپنی ڈیسک کا رنگ سرخ کیجیے اور اس پر اپنا نام لکھیے۔

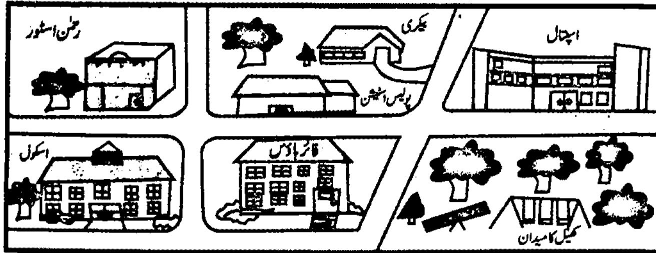
استاد کو چاہیے کہ طلبہ کو نقشے پر چیزوں کے مقام سمجھانے کے لیے ان سے معلوم کرے کہ ان کے دائیں بائیں اور آگے پیچھے کون بیٹھا ہے۔ طلبہ سے کمرۂ جماعت کا نقشہ بنوانے سے پہلے وہ خود تختہ سیاہ پر نقشہ بنائے اور ایک ایک طالب علم کو بلا کر نقشے پر اس کی ڈیسک اور کمرۂ جماعت کی دوسری چیزوں کی نشاندہی کرنے کو کہے۔

نقشہ جسامت بتاتا ہے

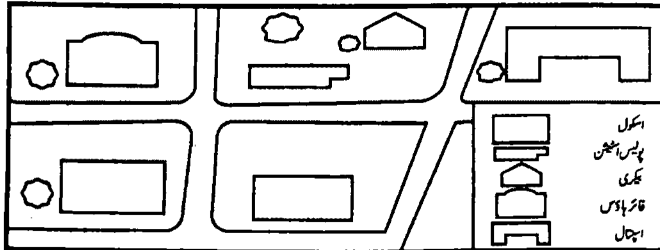
آپ نے جب کمرۂ جماعت کا نقشہ بنایا تو کیا کیا؟ آپ نے ہر چیز کو اپنے کاغذ کی لمبائی چوڑائی یعنی جسامت کے مطابق چھوٹا کر دیا۔ نقشے میں چیزوں کو ان کی اصل جسامت سے چھوٹا کر کے دکھایا جاتا ہے۔ اگر چیزوں کو ان کی اصل جسامت میں دکھایا جائے تو نقشہ بنانا ناممکن ہو جائے گا۔ نقشہ ہمیں بتاتا ہے کہ چیزوں کو کتنا چھوٹا کر کے دکھایا گیا ہے تاکہ ہم اس کی اصل جسامت جان سکیں۔

نقشے میں علامات استعمال کی جاتی ہیں۔

شکل 1.3 کو دیکھیے۔ یہ شہر کے ایک علاقے کی تصویر ہے۔ یہ تصویر شہر کے ایک علاقے کے درختوں، گلیوں اور عمارتوں کو دکھا رہی ہے۔ اب شکل 1.4 کو دیکھیے۔ یہ شہر کے ایک علاقے کا نقشہ ہے۔ نقشے میں عمارتوں اور درختوں کی جگہ خاص قسم کے نشانات دکھائے گئے ہیں۔ یہ نشانات علامات کہلاتے ہیں۔ ان علامات کی مدد سے نقشے میں اصل چیزیں دکھائی جاتی ہیں۔



شکل نمبر 1.3 شہر کے ایک علاقے کی تصویر



شکل نمبر 1.4 شہر کے ایک علاقے کا نقشہ

نقشے میں قدرتی نظاروں کے لیے درج ذیل علامتیں ہوتی ہیں۔


دریا


پہاڑ


جھیل

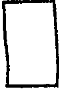

پہاڑی

درخت

نقشے میں انسان کی بنائی ہوئی چیزوں کے لیے درج ذیل علامتیں ہوتی ہیں۔


پل


ریل کی پٹری

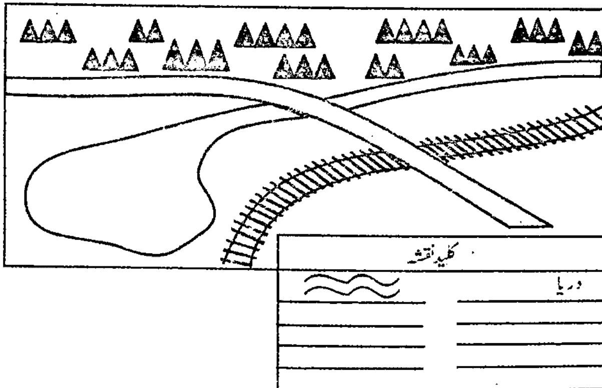

عمارت

شکل 1.4 کو دیکھیے، نیچے خانے میں عمارتوں کے نام اور ان کے لیے نقشے میں استعمال ہونے والی علامات دی گئی ہیں۔ آپ عمارت کی علامت سے اس کے نام تک ایک خط کھینچیے۔

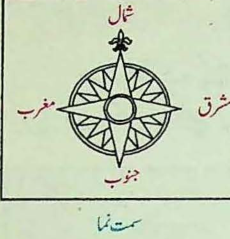
نقشے میں اشارات استعمال ہوتے ہیں

ہر نقشے کے نیچے ایک فہرست دی جاتی ہے، جس طرح آپ نے مندرجہ بالا سرگرمی میں دی ہے۔ اس فہرست کو "اشارہ یا کلید" کہا جاتا ہے۔ اس کی مدد سے نقشے میں استعمال ہونے والی علامات کو پہچاننے میں مدد ملتی ہے۔ اس فہرست میں دیے گئے اشارات کو اچھی طرح سمجھ لینا ضروری ہے۔ یہ اشارات نقشے میں استعمال کی گئی علامات کے بارے میں ہیں جن کی مدد سے نقشہ سمجھنے میں آسانی ہو جاتی ہے۔

دیے ہوئے نقشے کے اشارات یا کلید کی مدد سے مختلف چیزیں دکھانے کے لیے علامات استعمال کیجیے۔ آپ کی آسانی کے لیے ایک اشارہ استعمال کیا گیا ہے۔

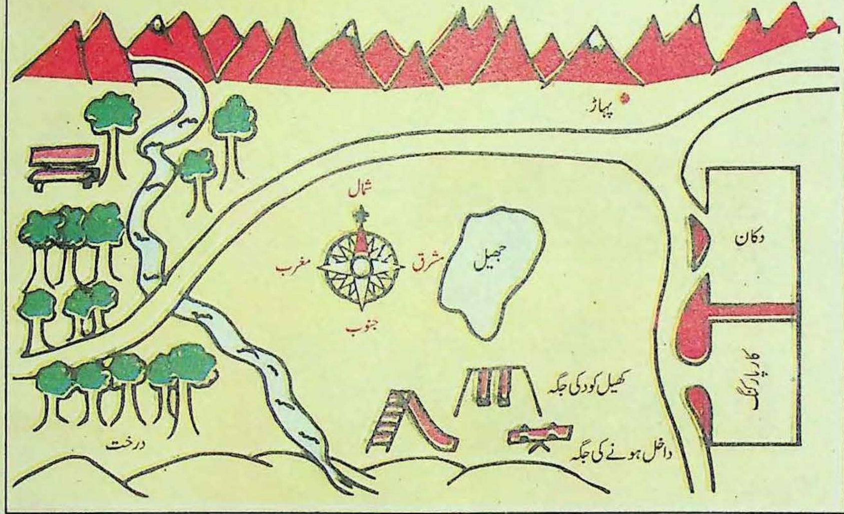


نقشہ سمتیں بتاتا ہے



سمت نما

نقشہ پڑھنے میں آسانی کے لیے نقشہ نویس رکارٹوگرافر (نقشہ بنانے والے) سمتیں بھی بتاتے ہیں۔ نقشے کے ایک کونے میں ایک مخصوص نشان ہوتا ہے۔ اس نشان کو "سمت نما" کہتے ہیں۔ یہ شمال، جنوب، مشرق اور مغرب کی سمتوں کو ظاہر کرتا ہے۔



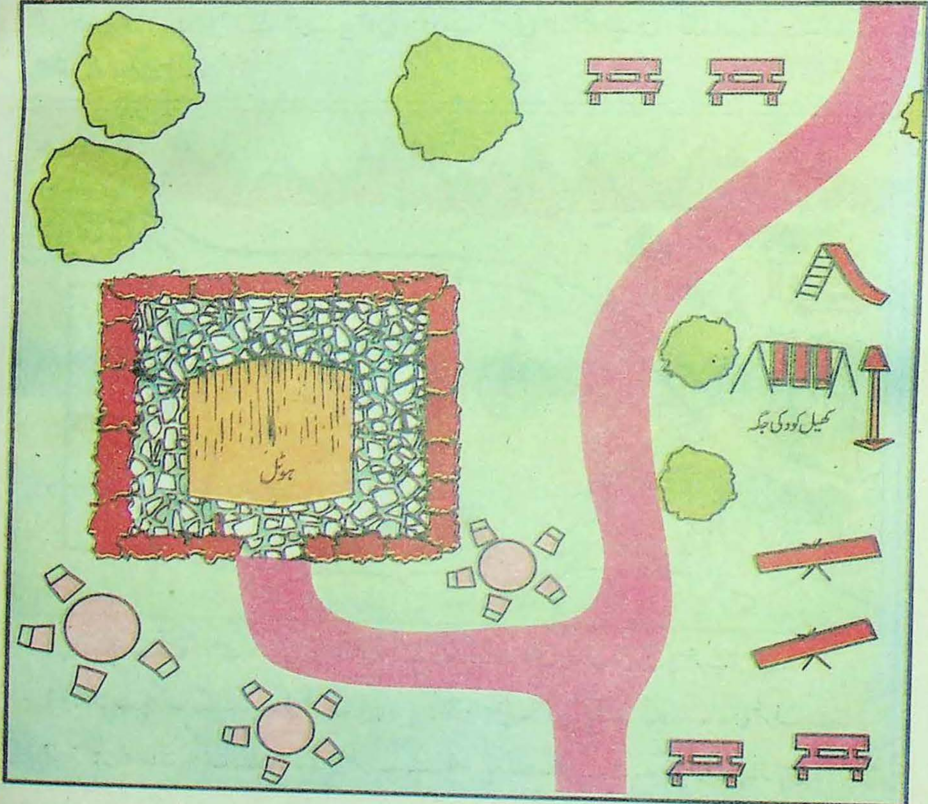
اوپر دیے ہوئے نقشے کو دیکھیے اور نیچے ہر جملہ مکمل کرنے کے لیے لفظ "شمال، جنوب، مشرق یا مغرب" لکھیے۔

1- جنگلات پارک کے ۔۔۔۔ کی طرف ہیں۔
2- کھیل کا علاقہ پارک کے ۔۔۔۔ کی طرف ہے۔
3- اسنیک شاپ پارک کے ۔۔۔۔ کی طرف ہے۔
4- پارک کے ۔۔۔۔۔۔ کی طرف پہاڑ ہیں۔

"سمت نما" کو استعمال کرتے ہوئے کمرۂ جماعت کی اہم سمتوں کو شناخت کیجیے۔ ایک بڑے کاغذ پر چار اہم سمتیں شمال، جنوب، مشرق اور مغرب لکھیے اور اس کو کمرۂ جماعت کی دیوار پر آویزاں کیجیے۔ طلبہ کو ہدایت کیجیے کہ وہ کھڑے ہو کر اپنا چہرہ مشرق، مغرب وغیرہ کی جانب گھمائیں۔ بیٹھے ہوئے مختلف طلبہ سے معلوم کیجیے کہ ان کے شمال، جنوب، مشرق یا مغرب میں کون بیٹھا ہے۔

نقشہ فاصلہ بتاتا ہے

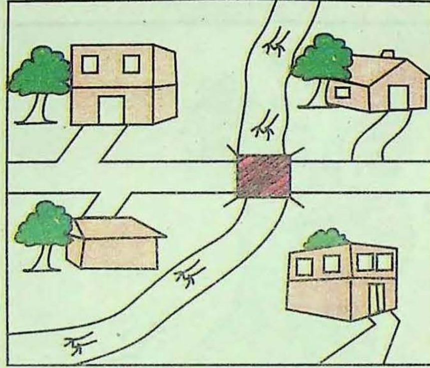
جب ہم نقشہ دیکھتے ہیں تو ہمیں اس میں کچھ چیزیں قریب اور کچھ دور نظر آتی ہیں۔ نیچے دی گئی شکل نمبر 1.5 میں نقشے کو دیکھیے کہ کون سی چیزیں جھولے کے نزدیک ہیں؟ کون سی چیزیں ہوٹل کے قریب ہیں؟



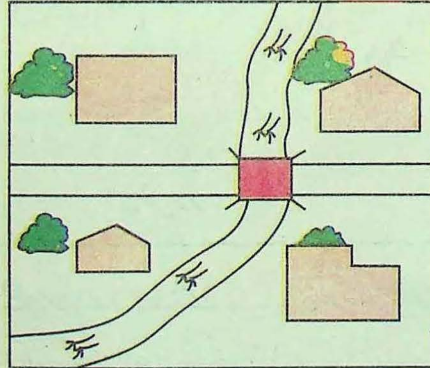
نقشہ حدود بتاتا ہے

نقشے میں دو مقامات کو جدا کرنے والے خط یعنی لکیر کو "حد" کہتے ہیں۔ ہم اپنے گھروں کی حد بندی کے لیے دیواریں استعمال کرتے ہیں۔ حد بندیاں بہت سی قسم کی ہوسکتی ہیں۔

اس تصویر میں گھروں کی حد بندیاں دکھائی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ حد بندیاں اور کس طرح ہوسکتی ہیں؟ نقشے میں حد موٹی لکیر یا نقطے دار خط کے ذریعے دکھائی جاتی ہے۔



شکل نمبر 1.6 تصویر میں حد بندیاں



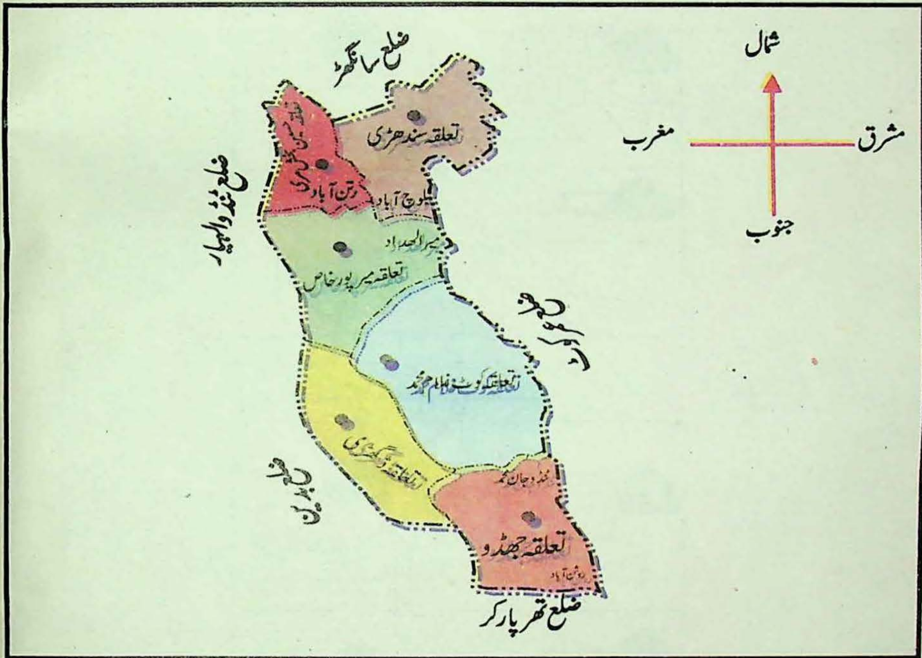
شکل نمبر 1.7 نقشے میں حد بندیاں

نقشے کی اہمیت

ابھی ہم نے نقشے کے بارے میں پڑھا ہے۔ نقشہ کیوں اہم ہوتا ہے؟ نقشہ اس لیے اہم ہوتا ہے کہ نقشہ مقامات کو معلوم کرنے، مقامات تک پہنچنے اور مقامات کے بارے میں معلومات حاصل کرنے میں ہماری مدد کرتا ہے۔

مشق

میر پور خاص ضلع کے نقشے پر نقشہ بنانے کی مہارتوں کا استعمال۔



1- میر پور خاص ضلع کے نقشے پر علامات دیکھیے۔ نقشے کے لیے تین علامات بنا کر لکھیے کہ وہ کیا ظاہر کرتی ہیں۔

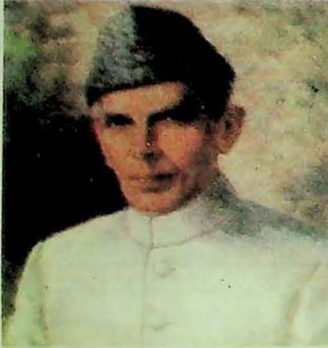
2- میر پور خاص شہر کے نزدیک کے تین اور دور کے تین مقامات کے نام لکھیے۔

3- بتایئے یہ مقامات نقشے میں میر پور خاص شہر کے کس سمت میں ہیں؟

(الف) ڈگھڑی (ب) سندھڑی (ج) جھڈو

4- اپنے گھر کے اطراف کا نقشہ بنایئے۔ اس میں اپنے گھر کے نزدیک کے تین مقامات اور گھر سے دور کے تین اہم مقامات کے نام لکھیے۔ گھروں کے درمیان حد بندیاں موٹی لکیروں کے ذریعے دکھایئے۔

ہمارا ملک


قائداعظمؒ

بڑی جدوجہد کے بعد ہمارا ملک پاکستان 14 اگست 1947ء کو وجود میں آیا۔اس کے بانی قائداعظم محمد علی جناحؒ ہیں۔

پاکستان کی زمین

پاکستان کے شمال میں اونچے اونچے پہاڑ ہیں۔ ان پہاڑوں سے دریائے سندھ نکل کر پاکستان کے درمیان سے بہتا ہوا سندھ کے جنوب میں بحیرۂ عرب میں جاگرتا ہے۔ دریائے سندھ کا پانی پاکستان کے بہت بڑے رقبے پر اچھی اچھی فصلیں کاشت کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔پاکستان کے مشرق میں ریگستان، مغرب میں پہاڑوں کے سلسلے اور جنوب میں بحیرۂ عرب ہے۔


پاکستان کے لوگ اور زمین

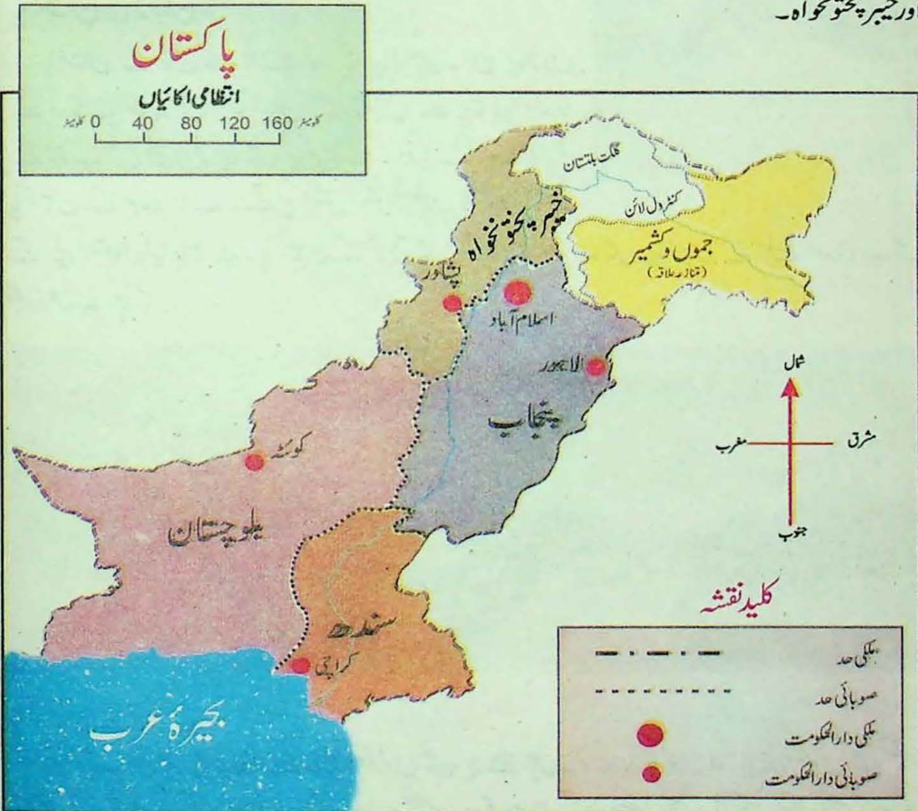
پاکستان کے لوگ

آپ کی طرح بہت سے بچے اسکولوں میں پڑھتے ہیں۔ نوجوان کالجوں اور یونیورسٹیوں میں تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ کچھ بچے غربت کی وجہ سے تعلیم سے محروم ہیں۔ وہ اسکول نہیں جاسکتے کیونکہ انھیں روزی

کمانے کے لیے کام کرنا پڑتا ہے۔ بہت سے نوجوان عورتیں مرد ہمارے والدین کی طرح کام کرتے ہیں۔ کچھ کسان ہیں، کچھ کارخانوں میں کام کرتے ہیں اور کچھ اسکولوں، اسپتالوں اور بینکوں میں ملازم ہیں۔ کچھ گھروں میں بچوں کی دیکھ بھال، کھانا پکانے اور صفائی کا کام کرتے ہیں۔

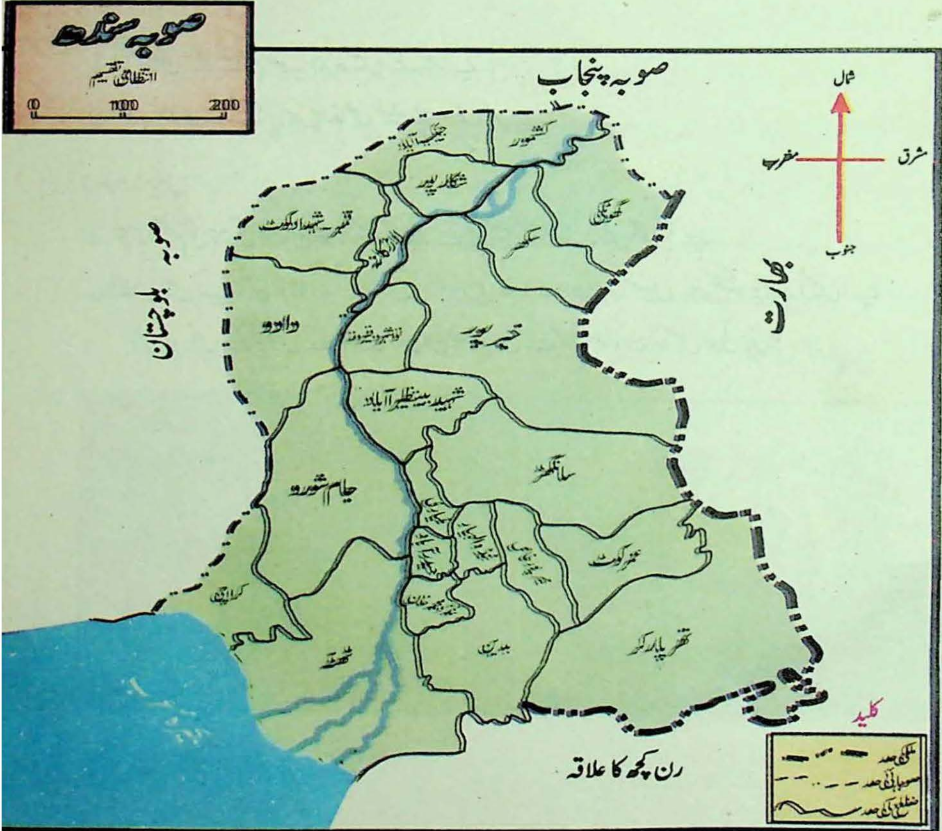
ہم بچے ہوں یا جوان، پڑھتے ہوں یا کوئی کام کرتے ہوں، ہماری کوشش ہونی چاہیے کہ ہم زیادہ سے زیادہ علم حاصل کریں اور محنت کر کے اپنے ملک کو خوشحال بنائیں۔

نیچے دیے ہوئے نقشے کو دیکھیے۔ یہ پاکستان کا نقشہ ہے۔ جیسا کہ نقشے سے ظاہر ہے پاکستان ایک بڑا ملک ہے۔ یہ چار صوبوں اور شمالی علاقوں پر مشتمل ہے۔ اس کے چار صوبے یہ ہیں: سندھ، پنجاب، بلوچستان اور خیبر پختونخواہ۔



ہمارا ضلع

ملک کے انتظام کو آسان بنانے کے لیے ہر صوبے کو ضلعوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔
نیچے صوبۂ سندھ کے نقشے کو دیکھیے اور بتایئے کہ صوبہ سندھ کو کتنے ضلعوں میں تقسیم کیا گیا ہے؟ آپ کس ضلع میں رہتے ہیں؟ ہم ضلع میر پور خاص میں رہتے ہیں۔ میر پور خاص ضلعے کے شمال میں ضلع سانگھڑ، جنوب میں ضلع تھر پارکر اور مشرق میں ضلع عمر کوٹ اور مغرب میں ضلع ٹنڈو الہیار اور ضلع بدین ہیں۔



مشق

(الف) مندرجہ ذیل سوالات کے جواب دیجیے۔

1-پاکستان کب وجود میں آیا؟

2-پاکستان کے بانی کون ہیں؟

3-ہمیں اپنے ملک کی ترقی کے لیے کیا کرنا چاہیے؟

(ب) عملی کام

1- پاکستان کے نقشے پر صوبہ سندھ میں رنگ بھریے۔

2- صوبہ سندھ کے نقشے پر میرپور خاص ضلعے میں رنگ بھریے۔

(ج) سرگرمیاں

1- قائداعظمؒ کی زندگی اور ان خدمات کے بارے میں کسی اور کتاب میں بھی پڑھیے۔

2- کلاس میں اپنے وطن اور اس کے لوگوں کی تصویریں لائیے۔ اپنے ساتھیوں سے گفتگو کیجیے کہ انھیں اپنے وطن اور اس کے لوگوں کے بارے میں ان تصویروں سے کیا معلومات حاصل ہوتی ہیں؟

ضلع میرپورخاص کی تاریخ

میر پور خاص سندھ کا ایک تاریخی شہر ہے۔ یہ شہر 1806ء میں علی مراد خان تالپور نے بنوایا تھا۔ یہ شہر میر پور خاص ضلعے کا ہیڈ کوارٹر ہے۔ اس میں میر پور خاص، سندھڑی، ڈگھڑی، حسین بخش مری، جھڈو اور کوٹ غلام محمد تعلقہ ہیں۔

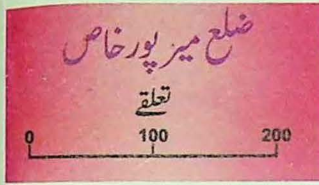
1900ء میں جمڑاؤ نہر بننے کے بعد اس شہر کی ترقی اور خوشحالی میں اضافہ ہوا اور 1901ء میں اسے میونسپل کمیٹی کا درجہ ملا۔ 1906ء میں جودھپور، میر پور خاص ریلوے لائین شروع ہوئی تھی جو راجا کے نام سے مشہور تھی۔ اس کو "راجا کی ریل" کہا جاتا تھا۔ میر پور خاص میں ایک بہترین ریلوے اسٹیشن تعمیر ہوا۔ یہاں راجا نے اپنے لیے ریسٹ ہاؤس بھی تعمیر کروایا جو آج بھی موجود ہے۔ اس وقت انگریز حکمرانوں نے میر پور خاص شہر کو تھرپارکر والے علاقے کا ہیڈ کوارٹر بنایا تھا جس میں عمر کوٹ، سانگھڑ، اور تھرپارکر شامل تھے۔ اس طرح میر پور خاص شہر تھرپارکر کا مرکزی شہر تھا۔

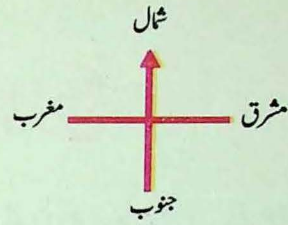


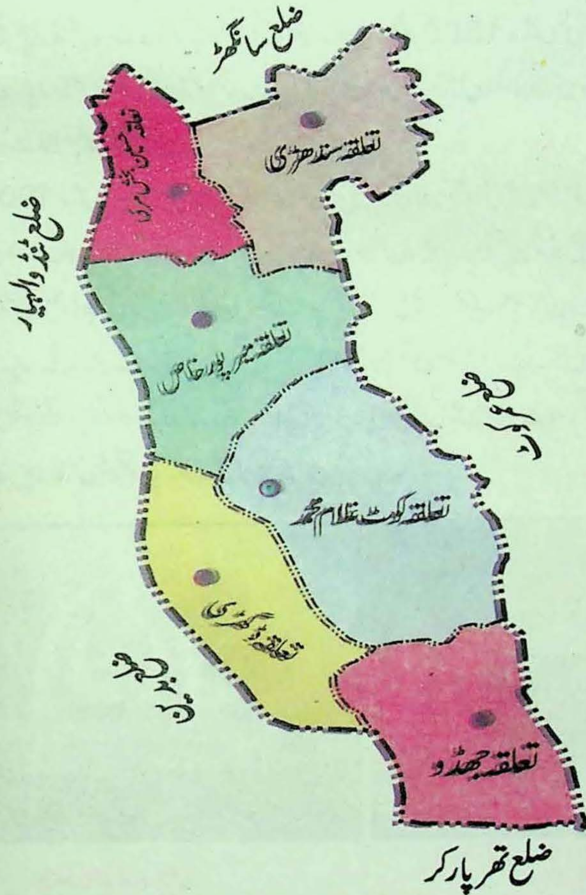
چاندنی چوک میر پور خاص

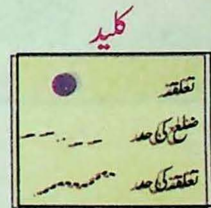


راجا ریسٹ ہاؤس میر پور خاص


ضلع میرپورخاص
تعلقے
0
100
200


شمال
مغرب
مشرق
جنوب


ضلع سانگھڑ
تعلقہ حسین بخش مری
تعلقہ سندھڑی
ضلع ٹنڈو الہیار
تعلقہ میرپورخاص
ضلع عمرکوٹ
تعلقہ کوٹ غلام محمد
تعلقہ ڈگری
ضلع بدین
تعلقہ جھڈو
ضلع تھرپارکر


کلید
تعلقہ
ضلع کی حد
تعلقہ کی حد

میر پور خاص شہر کے شمال میں تقریباً ایک کلومیٹر کے فاصلے پر ایک قدیم تاریخی ٹیلا (دڑو) موجود ہے۔ اس ٹیلے کی کھدائی سے ایک عالیشان شہر کے آثار دریافت ہوئے ہیں جو بدھ دھرم کے اسٹوپا کے آثاروں جیسے ہیں۔ آثارِ قدیمہ کے اس مقام کو "کاہو جو (کا) دڑو" کہتے ہیں۔ یہاں ایک قلعہ بھی ہے۔ اس قلعے میں 1843ء میں انگریزوں سے ڈبے کی لڑائی میں شکست کھانے کے بعد میر شیر محمد خان تالپور رہائش پذیر ہوئے تھے۔

ہمارے ضلعے کے دوسرے مشہور اور تاریخی شہر کوٹ غلام محمد، نوکوٹ، جھڈو، سندھڑی اور ڈگھڑی ہیں۔

سندھڑی تعلقے میں مخدوم عبدالرحیم گرہوڑی کا مقبرہ ہے۔ آپ کا شمار وقت کے بڑے عالموں اور شریعت کے صاحبوں میں ہوتا ہے۔ مخدوم صاحب 1778ء کے مھاڈیو کے مشہور معرکے میں شہید ہو گیا۔





ضلع میر پور خاص آموں کی پیداوار کی وجہ سے سندھ بھر میں مشہور ہے۔ یہاں کا سندھڑی آم ملک اور بیرون ملک بھی بھیجا جاتا ہے۔

مشق

(الف) مندرجہ ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

1- میر پور خاص شہر کس تالپور حکمراں نے بنوایا تھا؟

2- میر پور خاص شہر کو میونسپل کمیٹی کا درجہ کب ملا؟

3- "کاھو جودڑو" کہاں پر ہے؟

4- میر پور خاص ضلعے کے مشہور اور تاریخی شہر کون سے ہیں؟

5- میر پور خاص ضلع کون سی پیداوار کی وجہ سے ملک اور بیرون ملک مشہور ہے؟

(ب) عملی کام

1- کلاس کے بچوں کا 4 سے 6 شاگردوں کا ایک ایک گروپ بنایئے پھر ہر گروپ ڈرامے کی صورت میں بتایئے کہ میر پور خاص ضلعے نے مختلف دور میں اپنا سفر کیسے جاری رکھا۔

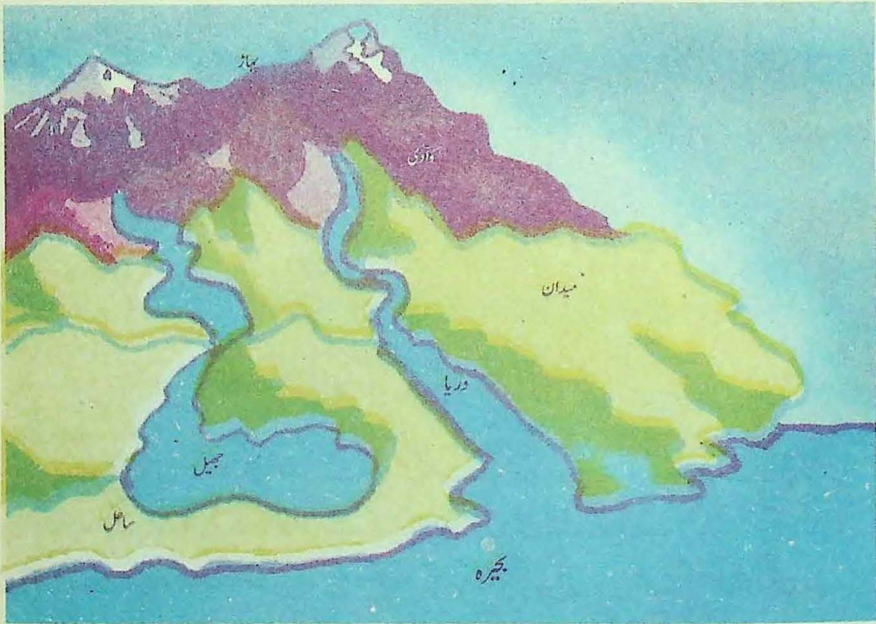
2- میر پور خاص ضلعے کی پرانی اور تازہ تصویریں حاصل کیجیے اور اپنی کلاس میں پیش کیجیے جن میں ذرائع آمد و رفت' لباس، عمارتیں، بازار وغیرہ دکھائے گئے ہوں پھر ان تصاویر کی مدد سے بتایئے کہ وقت گزرنے کے ساتھ کیا کیا تبدیلیاں آئیں۔

(ج) سرگرمیاں

1- میر پور خاص ضلعے کی کسی شخصیت کو دعوت دے کر اپنے اسکول میں بلوایئے اور ان سے معلوم کیجیے کہ پچھلے سالوں میں میر پور خاص میں کیوں اور کیا کیا تبدیلیاں آئیں اور اُن سے اِن تبدیلیوں کے متعلق گفتگو کیجیے۔

زمین کی سطح کی بناوٹ

زمین کی سطح خشکی اور پانی سے بنی ہوئی ہے۔ خشکی کی سطح ہر جگہ ایک جیسی نہیں ہے۔ بعض جگہوں پر زمین کا خشک حصہ بلند اور ڈھلوان ہے۔ کہیں یہ نیچا اور ہموار ہے۔ زمین کی سطح پر بڑی مقدار میں پانی ہے۔ بعض جگہوں پر تو زمین کی سطح کا بڑا علاقہ پانی سے ڈھکا ہوا ہے۔ چونکہ خشکی اور پانی کے لحاظ سے زمین کی سطح کی بناوٹ مختلف ہے، اس لیے ان قدرتی بناوٹوں کو مختلف نام دیے گئے ہیں۔ نیچے دی گئی تصویر کو دیکھیے۔ اس میں زمین کی مختلف بناوٹیں دکھائی گئی ہیں۔ ان کے لیے ہم خاص نام استعمال کرتے ہیں۔



چند برّی اور آبی بناوٹیں

پہاڑ اور پہاڑیاں : پہاڑ بہت بلند ہوتے ہیں جب کہ پہاڑیاں کم بلند ہوتی ہیں۔

وادی : پہاڑوں کے درمیان والے علاقے کو وادی کہتے ہیں۔

سطح مرتفع : یہ ایک بلند اور ڈھلوان زمین ہوتی ہے۔اس کی اوپر کی سطح ہموار ہوتی ہے۔اسے "ٹیبل لینڈ" بھی کہتے ہیں۔ کیوں کہ اس کی اوپر کی سطح میز کی سطح کی طرح ہموار ہوتی ہے۔

میدان : یہ زمین کی سطح کا وہ حصّہ ہے جو نیچا اور ہموار ہوتا ہے۔

بحر اور بحیرہ : زمین کی سطح کے بہت بڑے حصّے پر پھیلے ہوئے پانی کو بحر کہتے ہیں جبکہ چھوٹے حصّے پر پھیلے ہوئے پانی کے حصّے کو بحیرہ کہتے ہیں۔

دریا : بلند پہاڑوں کی چوٹیوں پر قدرتی برف جمی ہوتی ہے۔موسم گرما میں یہ برف پگھلتی ہے اور پانی بن جاتی ہے۔ برف کا یہ پانی جس راستے سے بہتا ہوا سمندر میں جا گرتا ہے، اسے دریا کہتے ہیں۔

ندی : چھوٹے اور کم چوڑے دریا کو ندی کہتے ہیں۔

جھیل : پانی کا وہ بڑا قدرتی علاقہ جو چاروں طرف سے خشکی سے گھرا ہوا ہو، جھیل کہلاتا ہے۔

ساحل : وہ علاقہ جو سمندر کے قریب ہوتا ہے، ساحل کہلاتا ہے۔

اس کے علاوہ برّی اور آبی بناوٹوں کی اور بھی قسمیں ہیں جن کے بارے میں ہم بعد میں پڑھیں گے۔

میر پور خاص ضلعے کی زمین

یہ میر پور خاص ضلعے کا طبعی نقشہ ہے۔اس میں گہرے سبز رنگ والا حصہ پکے کا ہے۔ پکے کی زمین ہموار اور سخت ہوتی ہے۔اس کے ساتھ ہی پیلے رنگ والا حصہ جس میں نقطے لگے ہوئے ہیں وہ ریگستان ہے۔ اس حصے میں ریت کے بڑے بڑے ٹیلے ہیں۔جن کو ٹیلے (وڑا) کہتے ہیں۔ یہ زمین ریگستانی اور نشیبی ہے۔ میر پور خاص ضلعے کے یہ قدرتی حصے ہیں۔اسی وجہ سے ان کو قدرتی یا طبعی حصے بھی کہا جاتا ہے۔

ضلع میرپورخاص

طبعی حصے

0 100 200

شمال

مغرب

مشرق

جنوب

ضلع سانگھڑ

ضلع ٹنڈو الہیار

ضلع عمرکوٹ

ضلع تھرپارکر

تعلقہ سندھڑی

تعلقہ حسین بخش مری

تعلقہ میرپورخاص

تعلقہ کوٹ غلام محمد

تعلقہ ڈگری

تعلقہ جھڈو

کلید

تعلقہ

پکے کی زمین

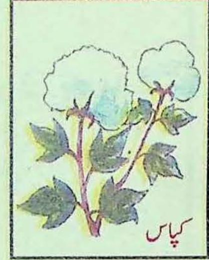
ریگستان

تعلقہ کی حد

ضلع کی حد

ہماری فصلیں

ہمارے ضلعے کی اہم پیداوار اناج، پھل اور سبزیاں ہیں۔ ایک وہ پیداوار جو خریف کی فصل میں ہوتی ہے اور دوسری وہ جو ربیع کی فصل میں ہوتی ہیں۔خریف کی فصل موسم گرما کی فصل ہے۔ یہ اپریل سے جون تک بوئی جاتی ہے اور ستمبر، اکتوبر میں تیار ہوجاتی ہے۔ خریف کی فصل میں جوار، باجرا، مکئی، چاول، گنا، کپاس وغیرہ ہوتے ہیں۔ ربیع کی فصل ستمبر، اکتوبر میں بوئی جاتی ہے اور مارچ میں تیار ہوجاتی ہے۔ ربیع کی فصل مین گندم، سرسوں، جو، چنا اور مٹر ہوتے ہیں۔ ہمارے ضلع میں بڑے بڑے باغ ہیں۔ جن


کپاس


گنا

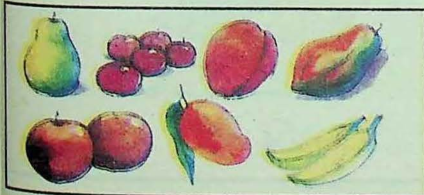

سرسوں


گندم

میں آم، لیموں، زیتون، فاروے، کیلے اور صوفی بیر ہوتے ہیں۔ میر پور خاص کی سندھڑی آم ملک اور بیرونی



ملک میں مشہور ہیں۔ یہاں کے صوفی بیر بہت میٹھا اور ذائقہ دار ہیں۔



مشق

(الف) مندرجہ ذیل سوالات کے جواب دیجیے۔

1- میرپورخاص ضلعے کی زمین کس قسم کی ہے؟
2- ہمارے ضلعے میں کون کون سی فصلیں بوئی جاتی ہیں؟
3- نیچے دیے ہوئے خانوں کو آپس میں نام اور وصف کے لحاظ سے ملائیں۔

نام	وصف
پہاڑ	پہاڑوں کے درمیان والا علاقہ
جھیل	وہ علاقہ جو نیچا اور ہموار ہوتا ہے۔
میدان	بہت بلند
بحر	خشکی سے گھرا ہوا پانی کا علاقہ
وادی	سمندر کے قریب کا علاقہ
ساحل	زمین کی سطح پر پانی کا بڑا علاقہ

(ب) عملی کام

1- میرپورخاص ضلعے کا طبعی نقشہ بنا کر اس میں رنگ بھریے۔
2- آپ خود کو خشکی یا پانی کا ایک علاقہ تصور کیجیے۔

(الف) بتایئے، آپ کیوں اہم ہیں؟
(ب) لوگ آپ کو کیسے صحیح یا غلط استعمال کرتے ہیں؟
(ج) بتایئے مستقبل کے لیے آپ کس طرح محفوظ رکھے جا سکتے ہیں؟

3- اسے اپنی کلاس میں رول پلے کر کے پیش کریں۔

پانچواں باب

موسم اور آب و ہوا

آپ آج صبح جب اٹھے تو موسم کس قسم کا تھا اور اب کیسا ہے؟

ہوسکتا ہے کہ صبح کو بادل اور اب تیز دھوپ ہو۔ دن کے آخر میں ہوا کے جھکڑ چل رہے ہوں۔ اس سے معلوم ہوا کہ موسم زیادہ دیر تک ایک جیسا نہیں رہتا۔ یہ مسلسل تبدیل ہوتا رہتا ہے۔ بادل تیز دھوپ اور جھکڑ ایسے الفاظ ہیں جو موسم کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔

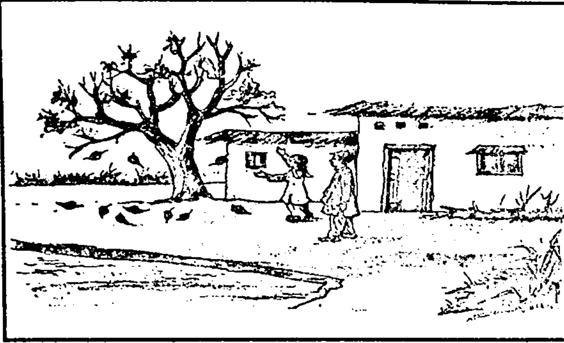
یہ معلوم کرنے کے لیے کہ کسی جگہ پر تیز دھوپ، بادل یا جھکڑ کافی دنوں تک کیسے رہتے ہیں۔ ہم موسم کی حالت ریکارڈ کرتے ہیں۔ اس کے بعد ہی ہم کسی جگہ کی آب و ہوا بتا سکتے ہیں۔

ہم میرپورخاص ضلع میں رہتے ہیں۔ ہر روز موسم کس قسم کا ہوتا ہے؟ کیا یہ گرم ہوتا ہے؟ اگر ہم موسم کے ریکارڈ کو دیکھیں تو ہمیں پتا چلتا ہے کہ میرپورخاص ضلع میں سال کا زیادہ تر حصہ گرم رہتا ہے۔ جبکہ نومبر، دسمبر، جنوری اور فروری ٹھنڈے ہوتے ہیں۔ اس لیے ہم کہہ سکتے ہیں کہ میرپورخاص کی آب و ہوا گرمیوں میں گرم اور سردیوں میں سرد ہوتی ہے۔



گرمی اور سردی دو موسم ہیں۔ ان کے علاوہ دو اور موسم بھی ہوتے ہیں۔ موسم بہار اور موسم خزاں۔ اس طرح سال میں چار موسم ہوتے ہیں۔ گرمی، سردی، بہار اور خزاں۔

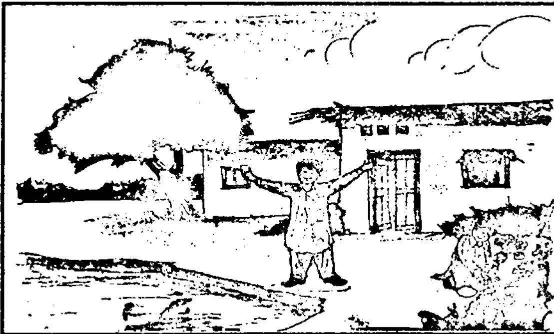
گرمی کا موسم سال کا گرم ترین موسم ہوتا ہے۔



خزاں کا موسم گرمی کے بعد آتا ہے۔ خزاں میں ٹھنڈ ہونا شروع ہوجاتی ہے اور درختوں میں پت جھڑ شروع ہوجاتی ہے۔



سردی کا موسم سال کا سرد ترین زمانہ ہوتا ہے۔ بعض جگہوں پر سردیوں میں برف بھی پڑتی ہے۔



سردیوں کے بعد بہار کا موسم آتا ہے۔ بہار شروع ہوتے ہی درختوں پر نئی پتیاں اور پھول آنے شروع ہوجاتے ہیں۔

مشق

(الف) مندرجہ ذیل سوالات کے جواب دیجیے۔

1- موسم کسے کہتے ہیں؟

2- میرپورخاص کی آب و ہوا کیسی ہے؟

3- سال میں کتنے موسم ہوتے ہیں؟ ان کے نام لکھیے۔

4- نیچے دیے ہوئے خانوں کو پُر کیجیے۔

	گرمی کے موسم میں	سردی کے موسم میں
کپڑے جو ہم پہنتے ہیں۔		
غذا جو ہم کھاتے ہیں۔		
کھیل جو ہم کھیلتے ہیں۔		

(ب) عملی کام

1- اپنے گھر کے کیلنڈر پر روزانہ کے موسم کو ریکارڈ کیجیے۔ اگر آپ کے پاس کیلنڈر نہیں ہے تو نیچے دکھائے گئے کیلنڈر کے مطابق خود اپنا کیلنڈر بنائیے۔

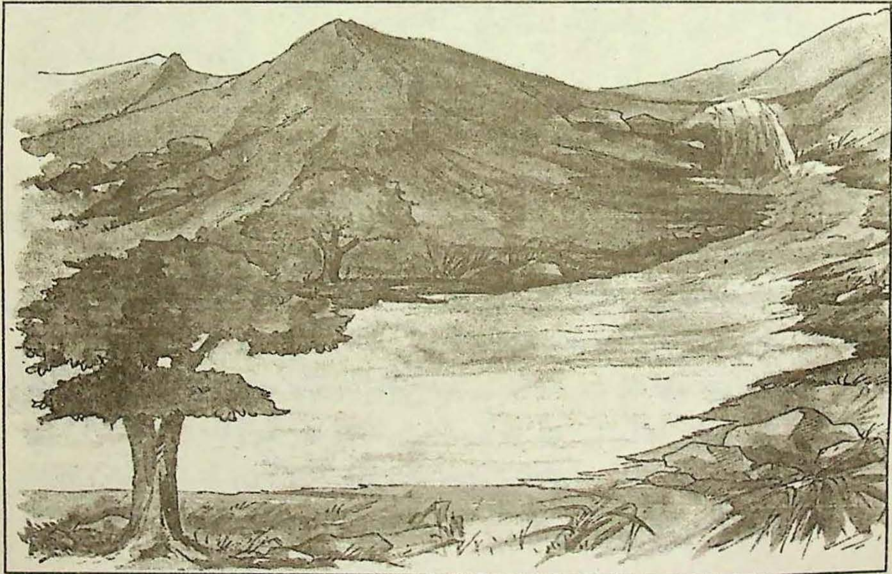
تیز دھوپ  دھوپ اور بادل 

بادل  برسات 

اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ	ہفتہ

قدرتی وسائل

زمین پر 6 بلین (چھے ارب) سے زیادہ لوگ رہتے ہیں۔ زمین ہمیں سانس لینے کے لیے ہوا، کھانے کے لیے غذا اور پینے کے لیے پانی دیتی ہے۔ یہ ہمیں گھر بنانے کے لیے جگہ اور سامان بھی فراہم کرتی ہے۔ ہم درختوں اور دوسرے پودوں کو فرنیچر اور کاغذ بنانے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ ہم مشینیں چلانے، کھانا پکانے اور ایندھن کے لیے تیل، کوئلے اور گیس زمین میں کھدائی کر کے حاصل کرتے ہیں۔ اس طرح جو چیزیں ہم زمین سے حاصل کرتے ہیں انھیں قدرتی وسائل کہتے ہیں۔ ہم میں سے ہر شخص زندہ رہنے کے لیے زمین پر انحصار کرتا ہے۔ کیوں کہ زمین ہمیں ضرورت اور تفریح کی بے شمار چیزیں مہیّا کرتی ہے۔



مختلف قدرتی وسائل

ہم ان صفحات میں کچھ قدرتی وسائل کے بارے میں مطالعہ کریں گے۔

پانی

کیا آپ جانتے ہیں کہ قدرت کی طرف سے زمین کا تقریباً تین چوتھائی حصہ پانی ہے؟ بحرِ ہند اور بحیرۂ عرب کی طرح زمین پر چھوٹے اور بڑے کئی سمندر ہیں۔ بہت سی جھیلیں، دریا اور ندیاں ہیں۔ اس سے بھی زیادہ پانی زمین کی سطح کے نیچے ہے۔ پانی ہوا میں بھی موجود ہے۔ پانی کے لاکھوں ننھے ننھے قطروں سے بادل بنتے ہیں۔

ہر جاندار اس قدرتی وسیلے یعنی پانی پر انحصار کرتا ہے۔ ہمیں نہانے دھونے، کھانے پینے، کھانا پکانے، کپڑے اور برتن دھونے اور جانوروں کو پینے کے لیے اور پودوں کو اپنی نشوونما کے لیے بھی پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔

ہمیں فصلیں کاشت کرنے کے لیے پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ کاشت کاری کے لیے پانی بارش سے بھی مل سکتا ہے۔ لیکن جہاں بارشیں کم ہوتی ہیں وہاں دریاؤں سے نہریں نکال کر یا زمین میں ٹیوب ویل وغیرہ لگا کر آب پاشی کی جاتی ہے۔

کارخانوں کے لیے بھی پانی بہت ضروری ہے۔ کارخانوں میں آلات کو دھونے اور مشینوں کو ٹھنڈا کرنے اور چیزیں بنانے کے لیے پانی استعمال کیا جاتا ہے۔ روٹی سے لے کر بیف برگر تک تمام خوراک جو کارخانوں میں تیار ہوتی ہے، اس میں پانی شامل ہوتا ہے۔ کاغذ کے اس ورق کے بننے کے عمل میں بھی تقریباً ایک لیٹر پانی استعمال ہوا ہے۔

دنیا میں بہت سے لوگ پانی کی کمی سے پریشان رہتے ہیں۔ ان میں سے کچھ لوگوں کو تو کئی کئی دن بھی پانی میسر نہیں ہوتا۔ کچھ لوگوں کو اپنے استعمال کا پانی حاصل کرنے کے لیے کئی کلو میٹر دُور جانا پڑتا ہے۔ دنیا کے کچھ حصّوں میں پانی کی اتنی قلت ہے کہ اکثر لوگ پانی کو پھینکنے سے پہلے ایک سے زیادہ استعمال کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر کھانا پکانے سے پہلے سبزیاں دھونے کے لیے جس پانی کو استعمال کرتے ہیں اس پانی کو وہ پودوں میں ڈال دیتے ہیں۔ ہمیں اس قدرت کے وسیلہ کو استعمال کرتے وقت بہت احتیاط کرنا چاہیے۔ ہم پانی کو اس طرح بھی محفوظ کر سکتے ہیں کہ ہم اپنے نل غیر ضروری طور پر کھلے نہ چھوڑیں۔ گلاس میں ضرورت کے

طلبہ سے کہیے کہ وہ پانی محفوظ کرنے کے لیے دیگر طریقوں کے بارے میں غور کریں۔

مطابق پانی لیں، نہانے کے دوران پانی ضائع نہ کریں کیوں کہ اخبار کا ایک کاغذ دوبارہ بنانے کے عمل کے دوران تقریباً ایک لیٹر پانی استعمال ہوتا ہے۔ جہاں ممکن ہو وہاں پانی کو دوبارہ استعمال کریں۔

جنگلات

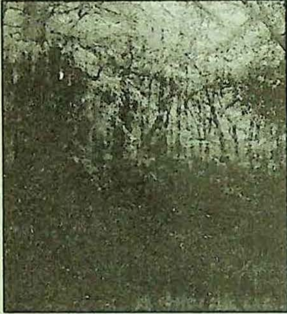
جس زمین پر بلند درخت اس طرح سے بہت قریب قریب اُگے ہوں کہ وہ تقریباً تمام زمین کو ڈھانپے ہوئے ہوں، اسے جنگل کہتے ہیں۔ نیچے دی گئی تصاویر مختلف قسم کے جنگلات کی ہیں۔



بارانی جنگلات



ساحلی جنگلات



دریائی جنگلات

جنگلات بھی ایک اہم قدرتی وسیلہ ہیں۔ آپ کیوں سمجھتے ہیں کہ جنگلات ہمارے لیے اہم ہیں؟ نیچے کچھ وجوہات بیان کی گئی ہیں کہ جنگل کیوں اہم ہیں؟ ان کا اپنی معلومات سے موازنہ کیجیے۔

1- درخت ہوا کو صاف رکھتے ہیں۔ کاربن ڈائی آکسائیڈ استعمال کرتے ہیں اور آکسیجن خارج کرتے ہیں۔

2- جنگلات ماحول کی آلودگی کو کم کرتے ہیں۔

3- جنگلات ہمیں گھریلو استعمال اور فروخت کے لیے پھل، گوند، شہد، پھلیاں، جڑی بوٹیاں اور دوائیں فراہم کرتے ہیں۔

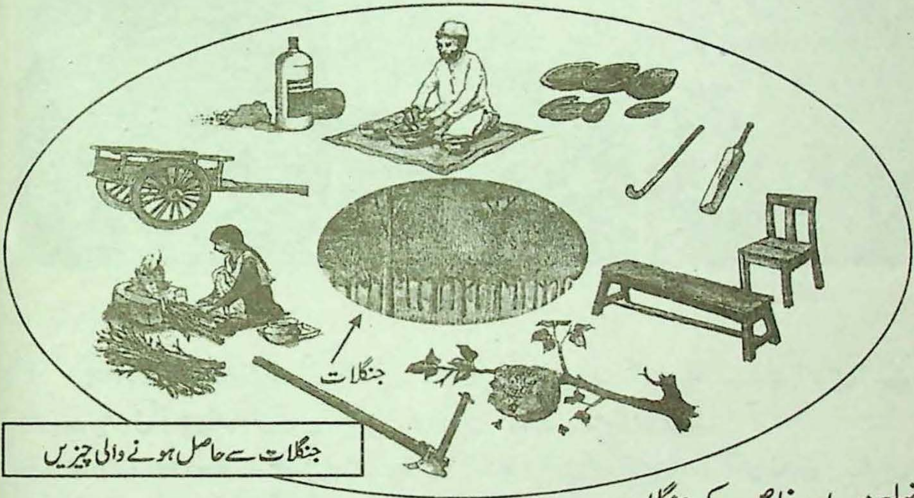
4- درختوں کی لکڑی بہت سی چیزیں بنانے کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ جیسے کہ فرنیچر، گھروں کی چھتیں اور ماہی گیروں کے لیے کشتیاں وغیرہ۔

جنگلات کے فائدوں پر گفتگو کرنے سے پہلے طلبہ سے پوچھیے کہ جنگلات ہمارے لیے کیوں اہم ہیں؟

5- جنگلات جنگلی جانوروں کو رہائش گاہ فراہم کرتے ہیں۔ زیادہ تر جنگلی جانور، پرندے اور کیڑے مکوڑے جنگلات میں پناہ لیتے ہیں اور وہاں سے اپنی غذا حاصل کرتے ہیں۔

6- درختوں کی جڑیں زمین کی مٹی کو پکڑے رکھتی ہیں۔ ان کی شاخیں اور پتے بارش کے پانی کی طاقت کو زمین پر پہنچنے سے پہلے کم کرتے میں مددگار ہوتے ہیں۔ اس طرح درخت بارش کے دوران مٹی کو بہ جانے سے محفوظ رکھتے ہیں۔

7- دنیا کے کچھ حصوں میں پاکستان کی طرح درخت کی لکڑی گھریلو ایندھن کے طور پر استعمال کی جاتی ہے۔ خاص طور پر ان شہروں اور گاؤں میں جہاں گیس اور تیل آسانی سے دستیاب نہیں۔



جنگلات سے حاصل ہونے والی چیزیں

ضلع میرپورخاص کے جنگلات

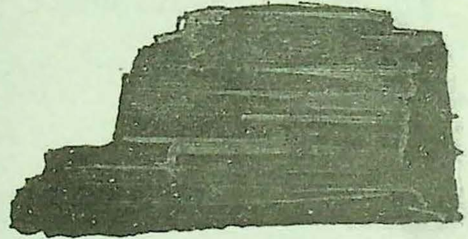
جنگلات میں مختلف قسم کے درخت ہوتے ہیں۔ مثلاً نیم، کیکر، باہن، شیشم وغیرہ جس کی لکڑی سے گھروں کے دروازے، کھڑکیاں، پلنگ، صوفے سیٹ، میز اور دوسرا سامان تیار کیا جاتا ہے۔ میرپورخاص ضلع میں ہر طرف درختوں کی لمبی لمبی قطاریں نظر آتی ہیں۔

درخت ماحول کی آلودگی کم کرنے میں مدد دیتے ہیں۔ اس لیے ہمیں چاہیے کہ زیادہ سے زیادہ درخت اُگائیں۔

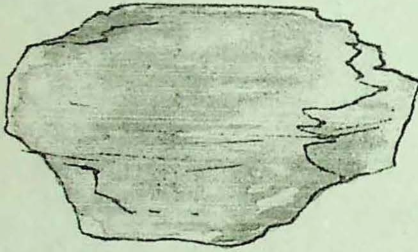
معدنیات

معدنیات بھی ایک اہم قدرتی وسیلہ ہیں جو زمین کے اندر ملتی ہیں۔ معدنیات میں دھات مثلاً: سونا، چاندی، تانبا' لوہا اور ٹن شامل ہیں۔ اس میں غیر دھاتی معدنیات جیسے معدنی تیل ، قدرتی گیس ، کوئلہ، سنگ مرمر اور چٹانی نمک شامل ہیں۔ ہم تیل اور گیس زمین کے اندر کی گہری تہوں سے حاصل کرتے ہیں۔ ہم زمین کی سطح کے نیچے ہزاروں میٹر گہری تہوں تک کھدائی کے ذریعے پہنچتے ہیں۔

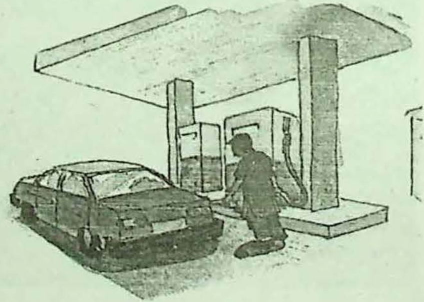
ہمارے ضلع میر پور خاص میں کوئی خاص معدنیات دریافت نہیں ہوئی ہیں۔



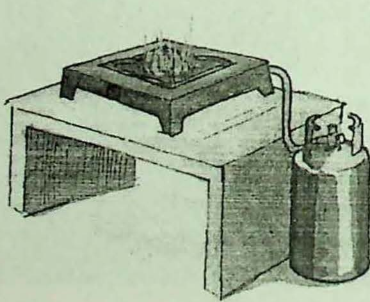
کوئلہ



سنگ مرمر



پیٹرول



قدرتی گیس

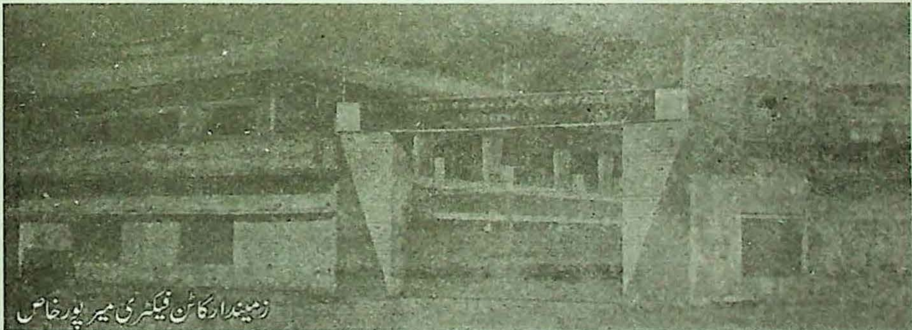
معدنی وسائل کی اہمیت

آپ کے خیال میں معدنی وسائل ہمارے لیے کیوں اہم ہیں۔ کھانا پکانے کے لیے چولھوں میں گیس استعمال ہوتی ہے۔ ہماری کاروں میں تیل اور گیس استعمال ہوتے ہیں تاکہ ہم ایک جگہ سے دوسری جگہ سفر کرسکیں۔ سونا، چاندی، تانبا اور مختلف قسم کے پتھر زیورات بنانے کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ گھروں اور عمارتوں کی تعمیر اور سجاوٹ کے لیے سنگِ مرمر استعمال ہوتا ہے، وہ علاقے جہاں قدرتی گیس دستیاب نہیں وہاں کھانے پکانے کے لیے کوئلے کو استعمال کیا جاتا ہے۔

ہم نے دیکھا کہ روزمرہ کی زندگی میں معدنیات کتنی اہمیت رکھتی ہیں۔ ان کے بغیر ہماری زندگی بہت مشکل ہوجائے گی۔ اس لیے ہمیں چاہیے کہ ہم ان وسائل کو بہت احتیاط سے استعمال کریں اور انھیں ضایع نہ کریں۔

کارخانے اور گھریلو ہنر

ہمارے ضلع میرپورخاص میں گنّے کی پیداوار زیادہ مقدار میں ہوتی ہے۔ میرپورخاص شوگرمل، میرواہ شوگرمل اور تھر شوگرمل کے نام سے ہمارے ضلع میں چینی کے کارخانے ہیں۔ اس ضلع میں میرپورخاص،



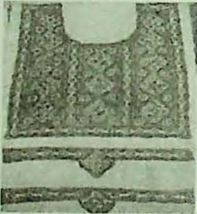
زمیندار کاٹن فیکٹری میرپورخاص

کوٹ غلام محمد، ٹنڈو جان محمد اور ڈگھڑی میں کپاس بیلنے کا کارخانہ بھی ہے۔ اس کے علاوہ میرپورخاص میں تیل کے بھی کارخانے ہیں۔

اس کے علاوہ چھوٹے چھوٹے کاریگر اپنے اپنے ہنر میں ماہر ہیں مثلاً بڑھئی، لوہار، رنگریز اور جولاہے وغیرہ جو گاؤں گاؤں اور شہر شہر آباد ہیں۔

کارخانوں سے نکلنے والا گندا پانی، دھواں اور شور ماحول کو آلودہ کرتے ہیں جس سے انسان طرح طرح کی بیماریوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اس لیے کارخانے شہروں سے بہت دور لگانے چاہییں۔



گھریلو ہنر

ہمارے ضلع میرپور خاص میں کپڑے کی بہت سی کھڈیاں موجود ہیں جہاں کپڑا بُنا جاتا ہے۔ ٹنڈو جان محمد اور سید غلام نبی شاہ میں رنگائی کا کام ہوتا ہے۔ جھڈو اور نبی سر میں ببول کی چارپائیاں اور جھولے بنتے ہیں۔ اس کے علاوہ خاص طور پر مقیس کاری، کڑھائی بنائی (کنڈی) رلیاں سندھی ٹوپیاں، مٹی کے برتن، کڑھائی والے سینڈل، سندھی چپل اور مینا کاری وغیرہ مشہور ہیں۔

مشق

(الف) مندرجہ ذیل سوالات کے جواب دیجیے۔

1- قدرتی وسائل کیا ہوتے ہیں؟

2- زمین کی کل کتنی سطح پانی پر مشتمل ہے؟

3- پانی کے استعمال کی فہرست بنائیے۔

4- جنگل کسے کہتے ہیں؟ جنگلات کے فوائد کی فہرست تیار کیجیے۔

5- جنگلات سے حاصل ہونے والی تین اشیا کے نام تحریر کیجیے جو آپ روزانہ استعمال کرتے ہیں۔

6- تصور کیجیے کہ ہماری زندگی درج ذیل چیزوں کے بغیر کیسے ہوگی۔ مختصر تحریر کیجیے۔

(الف) گیس (ب) ریت اور پتھر (ج) تیل

7- ایسی پانچ باتیں لکھیے جن سے ہم اپنے قدرتی وسائل کو بچا سکیں۔

(ب) عملی کام

1- جنگلات سے حاصل ہونے والی اشیا میں سے کوئی ایک چیز کلاس میں لائیے جو آپ گھر میں استعمال کرتے ہیں۔ اس کو اپنے کلاس کے ساتھیوں کو دکھائیے اور بتائیے کہ وہ آپ کے لیے کتنی فائدہ مند ہیں۔

2- کم از کم پانچ کام لکھیے جو آپ معدنی وسائل بچانے کے لیے کر سکتے ہیں۔ ایک ہفتے کے لیے اپنے تمام وقت کا ریکارڈ رکھیے کہ آپ نے معدنی وسائل بچانے کے لیے کیا کچھ کیا۔ ہفتے کے آخر میں اپنا ریکارڈ جماعت کے دیگر طلبہ سے ملائیے۔

3- اخبار کے لیے ایک اشتہار بنائیے جس میں آپ لوگوں کو پانی محفوظ کرنے کے لیے پانچ طریقوں کے بارے میں بتائیے۔ اس اشتہار کو اپنی جماعت اور اسکول میں آویزاں کیجیے۔ اس کی نقل اخبارات کو بھیجیں۔ انھیں درخواست کیجیے کہ وہ یہ اشتہار ایک پیغام کے طور پر شایع کریں۔

(ج) سرگرمیاں

1- آپ کے علاقے میں جو جنگلات ہیں ان کا دورہ کیجیے۔

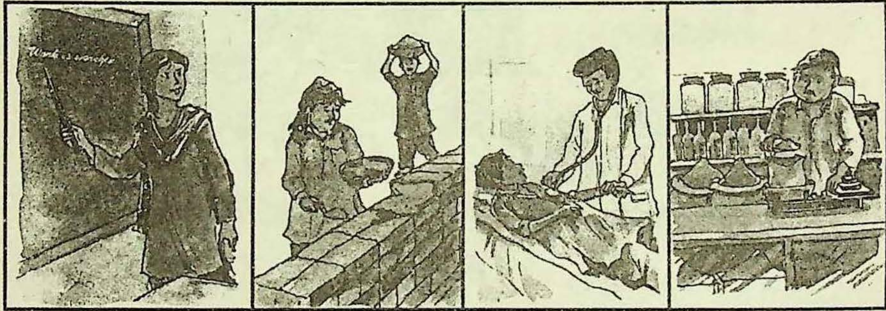
2- کسی ایسے شخص کو جماعت میں دعوت دیجیے جو عمارات تعمیر کرنے سے تعلق رکھتا ہو، تاکہ وہ عمارت کی تعمیر میں استعمال ہونے والی معدنیات کے متعلق بتائے۔

3- 22/اپریل کو "زمین کا دن" منائیے۔

ساتواں باب

پیشے

آپ بڑے ہو کر کیا بننا چاہتے ہیں؟ آپ میں سے طلبہ استاد، ڈاکٹر، کسان اور کچھ تعمیراتی کارکن یا تاجر بننا پسند کریں گے۔ ہم میں سے ہر ایک بڑے ہو کر زندگی گزارنے کے لیے کسی نہ کسی پیشے کا انتخاب کرتا ہے۔ پیسہ کمانے کے علاوہ ہم اکثر پیشوں کا انتخاب اس لیے بھی کرتے ہیں کہ ہمارے کام سے دوسروں کی مدد ہو سکے اور جس ملک میں ہم رہتے ہیں وہ ترقی کر سکے۔



دکاندار　　ڈاکٹر　　تعمیراتی کارکن　　استاد

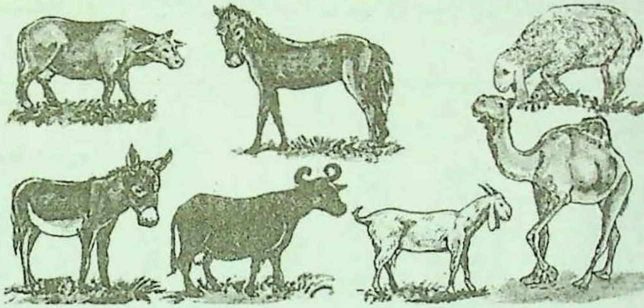
ہم خود اپنی تمام ضروریات پوری نہیں کر سکتے۔ اس لیے دوسرے پیشے کے لوگ ہمارے لیے مختلف کام کرتے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک پیشہ بہتر زندگی گزارنے میں ہماری مدد کرتا ہے۔ ایمانداری سے کام کرنے والا ہر شخص ہمارے معاشرے کی تعمیر میں حصہ لیتا ہے۔

ہمارے ضلع کے لوگ ملازمت پیشہ بھی ہیں۔ کچھ سرکاری اور کچھ نیم سرکاری ملازم ہیں۔ قاصد سے لے کر آفیسر تک ضلع کے لوگ سرکاری ملازمت کرتے ہیں۔

یہاں کے لوگوں کا پیشہ تجارت بھی ہے۔ یہاں کپڑے کے تاجر، اناج کے تاجر، مال اور گھر میں استعمال ہونے والی روزمرہ کی اشیاء کے تاجر، سبزیاں اور پھلوں کے تاجر وغیرہ بھی ہیں۔ کپڑوں کی دھلائی، مٹھائی بنانا،

ریڈیو، ٹی وی اور بجلی کے سامان کی مرمت کرنا، موٹروں اور کاروں کی مرمت کرنا، فرنیچر بنانا وغیرہ بھی پیشوں میں شامل ہیں۔ ہمارے ضلع میں بہت سے کارخانے ہیں جن میں یہاں کے لوگ کام کرتے ہیں انھیں مزدور کہا جاتا ہے۔ ہمارے ضلعے کی ترقی میں ان مزدوروں کا ایک اہم کردار ہے۔ میر پور خاص ضلعے سے بہت سی اشیا پاکستان کے دوسرے شہروں اور بیرونِ ملک بھی جاتی ہیں۔ ہمارے ضلعے کی ضروریات کی اشیا دوسرے شہروں سے بھی آتی ہیں۔ اس وجہ سے ہمارے ضلعے کو ملکی اور غیر ملکی تجارت میں اہمیت حاصل ہے۔

ہمارے ضلعے کی آبادی زیادہ تر دیہات میں رہتی ہے۔ دیہات کے لوگ مویشی پالتے ہیں اور کاشت کاری سے وابستہ ہیں۔ کسان کھیتوں میں ہل چلاتے ہیں۔ بیج بوتے ہیں اور کھیتوں کو پانی دیتے ہیں۔

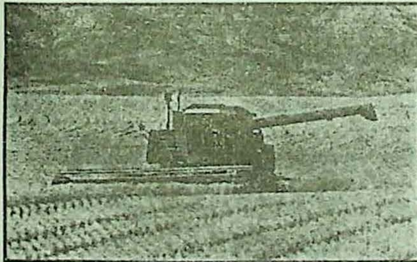


پالتو جانور

وہ فصل کی دیکھ بھال بہت توجہ سے کرتے ہیں تاکہ ان کی فصلیں نقصان دہ کیڑوں، جانوروں اور پرندوں سے محفوظ رہیں۔ کچھ مشینیں جیسے ٹریکٹر اور تھریشر کسان کے کھیتوں میں کام کرنے اور فصل کاٹنے میں کام آتے



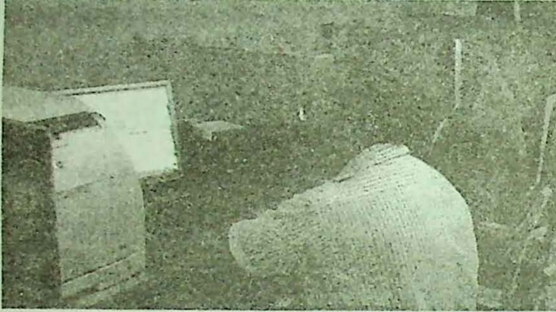
کسان کھیت میں ہل چلاتے ہوئے



مشین کے ذریعے کھیتی باڑی

ہیں۔ ان سے پیداوار بڑھتی ہے اور کسان کو کام کرنے میں آسانی ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ یہاں لوہار، موچی اور جُولاہے وغیرہ بھی رہتے ہیں جو اپنے اپنے کاموں سے وابستہ ہیں۔

کمپیوٹر کا استعمال



کمپیوٹر سیکشن ریسورسز سینٹر سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ

آج کل مختلف پیشوں میں جو لوگ کام کرتے ہیں، کمپیوٹروں نے ان کا کام آسان بنادیا ہے۔ استاد کلاس میں اسے تختہ سیاہ کی جگہ استعمال کرتے ہیں۔ کاروباری لوگ اسے معلومات حاصل کرنے اور حساب کتاب رکھنے میں استعمال کرتے ہیں۔

کمپیوٹر کے استعمال نے ہماری دنیا کو محفوظ تر بنادیا ہے۔ ٹیلیفون کا نظام بہتر ہوا ہے۔ دکانوں اور بینکوں کے کاموں میں آسانی پیدا ہوگئی ہے۔ اس کی وجہ سے خلائی سفر ممکن ہوگیا ہے۔ آج کل بہت سے لوگ کمپیوٹر کے میدان میں کام کررہے ہیں۔

کام کی عظمت

ہر وہ شخص جو کام کرتا ہے، کسی نہ کسی طرح ہماری مدد کرتا ہے۔ اس لیے ہر پیشہ اہمیت رکھتا ہے۔ اگر کسی پیشے کے لوگ کام کرنا بند کردیں تو ہمارے لیے کافی مسائل پیدا ہوسکتے ہیں۔ اگر تمام جمعدار کام کرنا بند کردیں تو کیا ہوگا؟ ہماری گلیاں اور سڑکیں گندی رہیں گی! اگر ڈاکٹر اپنے فرائض انجام نہ دیں تو لوگ بیمار رہیں گے۔ اگر کسان غلہ نہ اُگائیں تو ہمیں غذا کیسے ملے گی؟ اس لیے ہمیں چاہیے کہ ہر کام کرنے والے کی عزت اور اس کے کام کی قدر کریں۔

مشق

(الف) مندرجہ ذیل سوالات کے جواب دیجیے۔

1- میر پور خاص ضلعے کے لوگوں کے عام پیشوں کی فہرست بنائیے۔

2- آپ بڑے ہو کر کیا بننا پسند کریں گے؟ یہ کس طرح مددگار ہوگا۔

(الف) آپ کے لیے

(ب) آپ کے گھر والوں کے لیے

(ج) آپ کے ملک کے لیے

3- بتائیے کیا ہوگا؟ اگر!

(الف) ڈرائیور بسیں چلانا چھوڑ دیں۔

(ب) استاد اسکول میں تدریس بند کر دیں۔

(ج) جمعدار گلیوں کی صفائی کرنا بند کر دیں۔

(ب) عملی کام

1- بڑے ہو کر آپ کیا کام کرنا چاہتے ہیں۔ اس کے بارے میں غور کریں کہ یہ کام کس طرح دوسروں اور قوم کی بھلائی کے لیے مددگار ہوگا۔ اس سبق پر ایک مختصر تقریر تیار کریں اور اسے کلاس میں پیش کریں۔

2- ایک کام جو آپ اچھے طریقے سے کرتے ہیں لکھیے مثلاً: گانا، مصوّری وغیرہ۔ اپنی جماعت کے ساتھی سے مل کر جوڑا بنائیے اور اسے بتائیے کہ وہ یہ کیسے کرے۔

(ج) سرگرمیاں

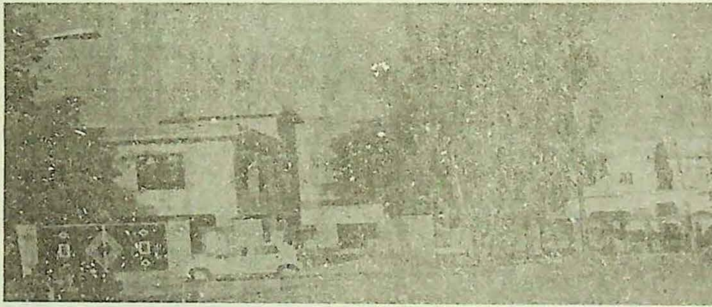
1- مختلف پیشوں کے لوگوں سے ملاقات کیجیے۔ ان سے کہیے کہ وہ اپنے پیشوں کے متعلق بتائیں اور وضاحت کریں کہ یہ کس طرح ان کے لیے، دوسروں کے لیے اور ملک کے لیے مفید ہیں۔

آٹھواں باب

ضلعی حکومت (ڈسٹرکٹ گورنمنٹ)

ضلعی حکومتوں کا نظام 14 اگست 2001ء سے وجود میں آیا۔ اس نظام کو ضلعی حکومت یا ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کہتے تھے۔ ضلعی حکومت یا ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کا سربراہ ضلعی ناظم تھا۔ ضلعی ناظم کی مدد کے لیے ایک ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر (D.C.O) تھا۔ ضلعے کے انتظام چلانے کے لیے ہر ضلعے میں ایک ڈسٹرکٹ کونسل ہوتی تھی۔

ڈسٹرکٹ کونسل کو چلانے کے لیے ضلعی ناظم کے ساتھ ضلعے کا ایک نائب ناظم بھی ہوتا تھا۔ وہ کونسل کا کنوینر بھی تھا۔ ضلعی ناظم کو یونین کونسل کے ناظم، نائب ناظم اور کونسلر منتخب کرتے تھے۔



ڈپٹی کمشنر آفس ضلع میرپورخاص

31 دسمبر 2009ء کو ناظمین کی معیاد ختم ہونے کے بعد آئندہ بلدیاتی الیکشن تک ہر ضلع میں ناظمین کی جگہ پر ایڈمنسٹریٹر مقرر کیے گئے ہیں۔

1979ء کے مقامی حکومت کے نظام کی بحالی

حکومت سندھ نے صوبے میں 2011ء کے مقامی اور شہری حکومتوں کے 2001ء کے نظام کو ختم کرکے دوبارہ 1979ء کا مقامی حکومتوں کا نظام بحال کیا ہے۔ جس کے تحت ناظمین کی جگہ میئر،

اور چیئرمین منتخب کیے جائیں گے۔

اس طرح 1979ء کے نظام کے مطابق تعلقے کی نگرانی مختیارکار کرتا ہے۔ سب ڈویژن کی نگرانی اسسٹینٹ کمشنر اور ضلع کی نگرانی ڈپٹی کمشنر کرتا ہے۔ جبکہ ڈویژن کی نگرانی کمشنر کرتا ہے۔

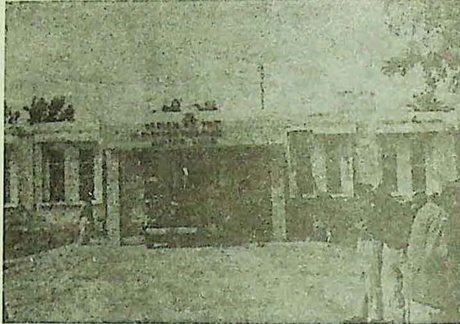
تعلیم

ضلع میں جتنے بھی ایلیمنٹری اسکول ہیں ان سب کی نگرانی ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر کرتا ہے۔ ان کی آفس ضلع ہیڈکوارٹر شہر میں ہے۔ ان کی مدد کے لیے دو ڈپٹی ایجوکیشن آفیسر بھی مقرر ہیں۔ سب ڈویژن کی نگرانی سب ڈویژنل ایجوکیشن آفیسر کرتا ہے۔ جو کہ اپنے علاقے کے پرائمری اسکولوں کی نظرداری کرتا ہے اور پرائمری اساتذہ کے تبادلہ بھی کرتا ہے۔

اس طرح لڑکیوں کی پرائمری تعلیم کی نگرانی کے لیے خواتین آفیسر بھی مقرر ہیں جو کہ اپنے ضلع کی لڑکیوں کی پرائمری اسکولوں کی نظرداری کرتے ہیں۔

پولیس

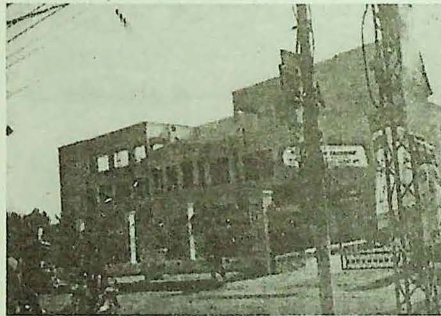
ضلعے میں پولیس کے بڑے آفیسر کو سینئر سپر نٹیڈنٹ آف پولیس (S.S.P) کہتے ہیں۔ یہ پولیس آفیسر ضلعے میں امن و امان قائم رکھنے کا ذمّے دار ہوتا ہے۔



ایس ایس پی آفس میر پور خاص

تعلقے میں پولیس کے بڑے آفیسر کو سپر وائیزری پولیس آفیسر (S.P.O) کہا جاتا ہے۔ یہ آفیسر پورے تعلقے کے امن و امان کا ذمّے دار ہوتا ہے۔ تعلقے میں چھوٹے بڑے تمام تھانوں میں مقرر کردہ انسپکٹر، سب انسپکٹر اور اسسٹنٹ سب انسپکٹر (A.S.I)، جمعدار اور سپاہی، سپروائزری پولیس آفیسر (S.P.O) کے ماتحت کام کرتے ہیں۔

عدلیہ



سیشن کورٹ میر پور خاص

میر پور خاص ضلعے کی بڑی عدالت سیشن کورٹ ہے۔ اس کا سربراہ ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج ہوتا ہے۔ ضلعے کے سیشن جج کے ماتحت ایڈیشنل سیشن جج، سول جج اور جڈیشل مجسٹریٹ ہوتے ہیں۔ سیشن کورٹ کا تعلق براہ راست سندھ ہائی کورٹ سے ہوتا ہے۔

مدعی یا فریادی کی مدد کے لیے حکومت کی طرف سے ڈپٹی ڈسٹرکٹ اٹارنی اور اسسٹنٹ پبلک پراسیکیوٹر مقرر ہوتے ہیں۔ ان کا تعلق سندھ کے محکمۂ قانون سے ہوتا ہے۔

مشق

(الف) مندرجہ ذیل سوالات کے جواب دیجئے۔

1۔ ضلعی کے بڑے عملدار کو کیا کہا جاتا ہے؟

2۔ ضلعے کے پولیس آفیسر کا کیا کام ہے؟

3۔ تعلقے کے بڑے عملدار کو کیا کہا جاتا ہے؟

(ب) مندرجہ ذیل خالی جگہیں پُر کریں۔

(i) سیشن کورٹ کے سربراہ کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کہتے ہیں۔

(ii) تعلقے کے پولیس آفیسر کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کہتے ہیں۔

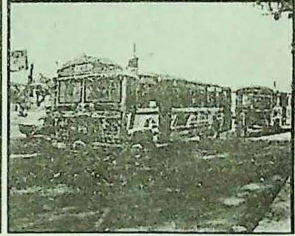
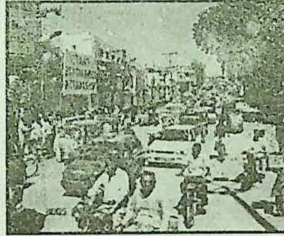
(iii) ضلع کے تعلیم کے بڑے آفیسر کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کہتے ہیں۔

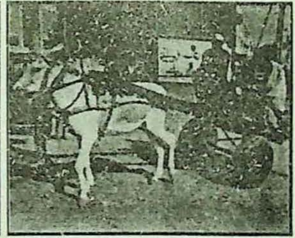
(ب) عملی کام

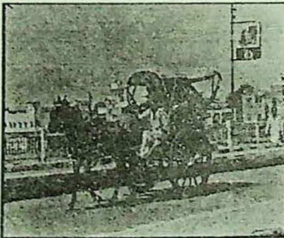
1۔ تعلقے مختیارکار کے دفتر میں جا کر روزمرہ کے کام کا جائزہ لیجیے اور معلومات حاصل کیجیے۔

ذرائع آمدورفت ۔ احتیاط

آپ آج اسکول کس طرح آئے؟ آپ میں سے کچھ لوگ اسکول پیدل آئے ہوں گے۔ لیکن آپ لوگ یقیناً کام کے لیے پیدل، سائیکل، بس یا کار سے جاتے ہوں گے۔ اسکول اور کام کے علاوہ باہر جانے کی بہت سی وجوہات ہوتی ہیں۔ رشتہ داروں اور دوستوں سے ملنے، خریداری کرنے، ڈاکٹر کو دکھانے اور اسی طرح کی ضروریات کے لیے ہم ایک جگہ سے دوسری جگہ جاتے ہیں۔ ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے کے لیے ہم گاڑی یا سواری استعمال کرتے ہیں۔ نیچے دی گئی تصویر دیکھیے۔ یہ آپ کو مختلف قسم کی گاڑیاں دکھاتی ہے جو ہم روزانہ سفر کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔





آمدورفت کے ذرائع

ان گاڑیوں میں آپ کیا فرق دیکھتے ہیں؟ جی ہاں ان میں سے کچھ میں انجن ہے جب کہ کچھ گاڑیوں کو جانور کھینچ رہے ہیں۔ اوپر کی تصویر میں آپ یہ بھی دیکھ سکتے ہیں کہ کچھ گاڑیاں نہ صرف لوگوں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے کے لیے استعمال ہورہی ہیں بلکہ چیزوں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے کے لیے بھی استعمال ہورہی ہیں۔ ان گاڑیوں میں کیا چیز عام ہے؟ جی ہاں، ان تمام گاڑیوں میں ایک چیز عام ہے اور وہ ہیں پہیے۔

گاڑیوں کی آسانی اور تیزی سے چلنے کے لیے سڑکیں بنائی گئیں ہیں۔ میرپورخاص ضلعے میں بھی بہت سی سڑکیں ہیں۔ ان سڑکوں پر بڑی تعداد میں مختلف قسم کی گاڑیاں چلتی ہیں۔ جن سڑکوں پر کم گاڑیاں چلتی ہیں وہ کم چوڑی ہیں۔



ہم اکثر اپنا سامان لانا یا پھر کسی دوسرے شہر میں اپنے رشتے داروں سے ملنا چاہتے ہیں تو ہم اوپر دکھائی گئی گاڑیوں کو استعمال کرکے یہ مقصد حاصل کرسکتے ہیں۔ جیسے کہ بس یا ٹرک۔ بہرحال زیادہ سامان ایک شہر سے دوسرے شہر لے جانے یا لمبے سفر کے لیے ریل گاڑی آسان اور سستا ذریعہ ہے۔ کیا آپ اندازہ کرسکتے ہیں ایسا کیوں ہے؟ ریل گاڑی میں بھی پہیے ہوتے ہیں۔ لیکن یہ پٹری پر چلتی ہے جسے ریل کی پٹری کہتے ہیں۔ ریل گاڑی میں ایک بہت طاقتور انجن ہوتا ہے جو ریل کے بہت سے ڈبوں کو کھینچتا ہے۔

پکّے راستے

لوگوں کے آنے جانے کے لیے ہمارے ضلع میرپورخاص میں بہت سے پکے راستے ہیں۔ میرپورخاص شہر سے کتنے ہی پکے راستے نکلتے ہیں۔ جو کہ حیدرآباد، سانگھڑ، مٹھی، کنری، سامارو، عمرکوٹ اور چھور جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ کوٹ غلام محمد سے ڈگھڑی، میرپورخاص سے جھلوری، ڈینگان، جھڈو سے نئوکوٹ اور کنری، میرپورخاص سے پتھوروتک بھی پکے راستے جاتے ہیں۔

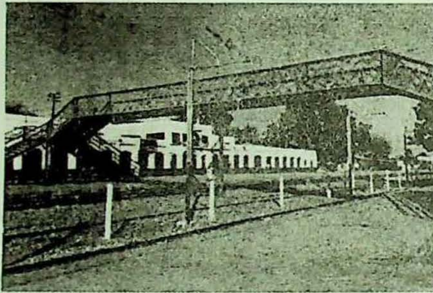
ہمارے ضلعے میں لوگوں کے آنے جانے کے لیے بسیں، موٹرکاریں، اسکوٹریں، سائیکلیں، تانگے اور رکشے ہیں۔ سامان لانے لے جانے کے لیے ٹرک، ٹریکٹر، اونٹ گاڑی، گدھا گاڑی اور ہاتھ گاڑی موجود ہیں۔

کچے راستے

ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں سے آنے جانے کے لیے ہمارے ضلعے میں کچے راستے بھی ہیں۔

ریلوے راستے

ضلع میر پور خاص کو ریلوے لائین کی سہولت میسر ہے۔ میر پور خاص سے ہر روز صبح مہران ایکسپریس اور شام کو شاہ لطیف ایکسپریس کراچی کے لیے روانہ ہوتی ہے۔ مہران ایکسپریس ضلع کی تیز رفتار گاڑی ہے۔ ان کے علاوہ کراچی سے جودھپور وایا میر پور خاص، کھوکھراپار بھی ریل گاڑی جاتی ہے جو " تھرا یکسپریس " کے نام سے ہے۔ یہاں سے نواب شاہ بھی ریل گاڑی جاتی ہے۔ نواب شاہ راستے پر علی محمد مہر، کھان، نازک آباد اور پاٹو یوں کے اسٹیشن ہیں۔





ریلوے اسٹیشن میر پور خاص

ضلع میر پور خاص کو لوپ لائین کی بھی سہولت ہے۔ جمڑاؤ، کوٹ غلام محمد، ڈگھڑی، صوفی آباد، ٹنڈو جان محمد، جھڈو، نوکوٹ، بنی سر روڈ، گنری اور پتھورو لوپ لائین پر ہیں۔

ہوائی راستے

ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے کے لیے ہوائی جہاز تیز ترین ذریعہ ہے۔ ہم پاکستان کے مختلف شہروں اور دوسرے ممالک کے لیے ہوائی جہاز سے سفر کر سکتے ہیں۔ ہمارے ضلع کے سندھڑی شہر میں ہوائی اڈا بھی ہے۔

سڑک پر احتیاط

بڑے شہروں میں روزانہ ہزاروں طلبہ اسکول، کالج اور بے شمار لوگ اپنے کاموں پر آتے جاتے ہیں، لوگوں کے اس آنے جانے کی وجہ سے سڑک پر ٹریفک بہت زیادہ ہوتا ہے۔ اگر تمام گاڑیاں چوراہوں سے ایک ہی وقت میں گزرنے کی کوشش کریں تو ایک دوسرے سے ٹکرا جائیں گی۔ جس کے نتیجے میں بہت خطرناک حادثات ہوسکتے ہیں۔ ٹریفک کنٹرول کرنے اور چوراہوں پر حادثوں سے بچاؤ کے لیے ٹریفک سگنل ہوتے ہیں۔ یہ سگنل لال، پیلی اور ہری روشنی دکھاتے ہیں۔ کیا آپ جانتے ہیں ٹریفک سگنل کے یہ رنگ کیا بتاتے ہیں؟ آپ کو ان کے معنی بتانے کے لیے یہاں ایک نظم دی گئی ہے۔



نظم



سرخ بتی، سرخ بتی
آپ کیا کہتی ہیں
میں کہتی ہوں ٹھہرو، فوراً ٹھہرو
پیلی بتی، پیلی بتی
آپ کیا سمجھاتی ہیں
میں سمجھاتی ہوں روشنی کے ہرے ہونے تک
انتظار کرو
ہری بتی، ہری بتی
آپ کیا کہتی ہیں
میں کہتی ہوں جاؤ اور فوراً جاؤ۔

بعض لوگوں کو سڑک بھی پار کرنا ہوتی ہے۔ سڑک پار کرنے کے لیے سڑک پر خاص نشان بنائے جاتے ہیں۔ یہ نشان "زیبرا" کراسنگ کہلاتے ہیں۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں ایسا کیوں ہے؟ زیبرا کراسنگ پر

سڑک پار کرنے سے پہلے اپنے دائیں اور بائیں جانب غور سے دیکھیں اور جب اس بات کا یقین ہو جائے کہ ٹریفک رکا ہوا ہے تو سڑک پار کریں۔ کچھ زیبرا کراسنگ پر ٹریفک سگنل کی طرح پیدل چلنے والوں کے لیے بھی علامتیں بنی ہوئی ہیں۔ یہ انھیں بتاتی ہیں کہ سڑک کب پار کریں۔ ان میں دو طرح کی روشنیاں ہوتی ہیں۔ لال اور ہری۔ ہری روشنی کا مطلب ہے کہ آپ سڑک پار کر سکتے ہیں اور لال روشنی کا مطلب ہے کہ آپ انتظار کریں۔ بہت سی سڑکوں پر زیبرا کراسنگ نہیں ہے۔ ان سڑکوں پر اپنے دائیں اور بائیں جانب دیکھ کر اس بات کا یقین کر لیں کہ سڑک پر کوئی گاڑی نہیں ہے۔ تب سڑک پار کریں۔ نیچے چند اصول دیے گئے ہیں۔ آپ کو چاہیے کہ آپ احتیاط سے چلنے اور گاڑی چلانے کے لیے ان پر عمل کریں۔



احتیاط سے چلیے

1- اگر آپ روڈ پر چل رہے ہوں تو ہمیشہ فٹ پاتھ پر چلیے۔ اگر فٹ پاتھ نہ ہو تو دیوار یا دکانوں کے ساتھ چلیے۔
2- زیبرا کراسنگ پر سڑک پار کیجیے۔ لیکن پہلے دیکھ لیجیے کہ ٹریفک ٹھہرا ہوا ہے یا نہیں؟
3- جہاں زیبرا کراسنگ نہ ہو وہاں محفوظ مقام سے سڑک پار کیجیے۔ اپنے دائیں بائیں توجہ سے دیکھیے اگر کوئی نہیں ہے تو سڑک پار کیجیے۔
4- چھوٹے بچے اپنے بڑوں کا ہاتھ پکڑ کر سڑک پار کریں۔
5- سڑک پر شرارت نہ کیجیے اور صحیح طریقے سے چلیے۔ بڑے ہو کر بوڑھے، نابینا اور بیمار لوگوں کو سڑک پار کرنے میں مدد کیجیے۔
6- سڑکوں، گلیوں اور فٹ پاتھوں کو صاف رکھیے۔ ان پر کوڑا کرکٹ نہ پھینکیے۔ اگر گھر کے نزدیک کوئی کوڑے دان نہیں ہے تو کوڑا گھر کے کوڑے دان میں جا کر ڈالیے۔

احتیاط سے چلایئے

1- جب آپ گاڑی میں بیٹھے ہوں، اپنے ہاتھوں کو کھڑکی سے باہر نہ رکھیے۔

2- کوڑا کرکٹ سڑک پر نہ پھینکیے، اسے کوڑے دان میں پھینکیے۔ جہاں کوڑے دان نہ ہو تو کوڑا اپنے پاس رکھ لیجیے پھر جب آپ گھر پہنچیں تو اسے کوڑے دان میں ڈال دیجیے۔ یہ ایک اچھا خیال ہے کہ ہم گاڑی میں کوڑا کرکٹ کے لیے ایک خالی تھیلا رکھیں۔ یاد رکھیے کیلے کے چھلکے سے سڑک پار کرتے ہوئے کوئی بھی شخص پھسل سکتا ہے۔

3- یہ یقین کر لیجیے کہ جو شخص گاڑی چلا رہا ہے وہ ٹریفک کے یہ اصول برت رہا ہے۔

(الف) ٹریفک بتی پر عمل کر رہا ہے۔ جب لال بتی روشن ہوتی ہے تو ٹھہرتا ہے اور صرف اس وقت گاڑی چلاتا ہے جب ہری بتی روشن ہوتی ہے۔

(ب) گاڑی احتیاط سے چلاتا ہے۔ تیز تو نہیں چلاتا اور دوسری گاڑی سے آگے گزرنے کی کوشش تو نہیں کرتا۔

(ج) ہارن غیر ضروری طور پر تو نہیں بجاتا۔ خاص طور پر اسکول اور اسپتال کے قریب۔

4- یہ بات یاد رکھیے کہ آپ کی گاڑی کی سروس باقاعدگی سے ہوتی رہے، تاکہ ماحول آلودہ نہ ہو۔

مشق

(الف) مندرجہ ذیل سوالات کے جواب دیجیے۔

1- نقل و حمل کے وہ کون سے ذرائع ہیں جنھیں ہم ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے کے لیے استعمال کر سکتے ہیں؟

2- میرپورخاص ضلع میں موجود ریلوے اسٹیشن کے نام بتایئے۔

3- نظم یاد کیجیے۔ "ٹریفک بتی" اور کلاس میں سنایئے۔

(ب) عملی کام

معلوم کریں کہ میرپورخاص میں ایک جگہ سے دوسری جگہ آنے جانے کے لیے کون سا ذریعہ سب سے اچھا ہے۔

(ج) سرگرمیاں

ریل گاڑی اور اس کی پٹڑی کا ماڈل بنایئے۔ ماچس کی ڈبیوں کو ریل کے ڈبوں اور بوتل کے ڈھکنوں کو پہیوں کے لیے استعمال کیجیے۔

عوامی خدمت اور بھلائی کے کام

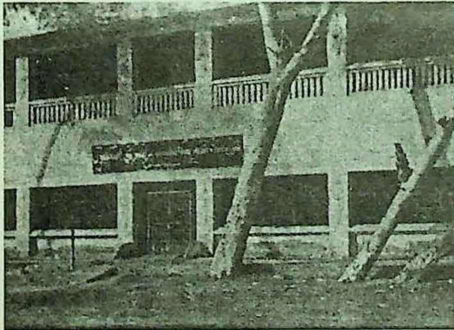
ہم معاشرے میں دوسرے لوگوں کے ساتھ مل جل کر رہتے ہیں۔ معاشرہ اس وقت ترقی کرتا ہے جب اس کے لوگ خوش ہوں۔ لوگ اس وقت خوش ہوتے ہیں جب ان کی بنیادی ضروریات کھانا، لباس اور گھر انھیں مل جائے۔ آج کل صرف یہی کافی نہیں کہ لوگوں کی بنیادی ضرورتیں پوری ہوں۔ تعلیم اور صحت بھی اتنی ہی اہم ہیں۔ آج ہر اسکول جانے والی عمر کے بچے کو تعلیم اور بیمار انسان کو طبی سہولتیں فراہم کرنا ضروری ہے۔

پاکستان میں سب لوگ خوشحال نہیں ہیں۔ کچھ امیر ہیں، کچھ کا تعلق درمیانے طبقے سے ہے اور زیادہ تر لوگ غریب ہیں۔ ان کے لیے کھانا، کپڑا اور رہائش حاصل کرنا مشکل ہے۔ حکومت لوگوں کی ضروریات پورا کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ اس نے اسکول، کالج اور یونیورسٹیاں قائم کی ہیں۔ پورے ملک میں اسپتال اور صحت کے مراکز قائم کیے ہیں۔ لیکن حکومت کے پاس زیادہ وسائل نہیں ہیں جس کی وجہ سے بہت سے بچے تعلیم سے محروم ہیں اور بہت سے صحت کی سہولتوں سے محروم ہیں۔ ان کی حالت بہتر بنانے کے لیے کچھ لوگوں نے بھلائی کے ادارے قائم کیے ہیں۔ یہ ادارے عام لوگوں سے ہمدردی کی بنیاد پر قائم ہیں۔

یہاں ہم چند اداروں جیسے اسکول، لائبریری، اسپتال اور باغات کا ذکر کریں گے۔

اسکول اور کالج

تعلیم زندگی میں کامیابی کی کنجی ہے۔ کوئی بھی شخص یا قوم تعلیم کے بغیر ترقی نہیں کرسکتی۔ اسکول اور کالج وہ جگہیں ہیں جہاں طلبہ علم حاصل



شاہ عبداللطیف بھٹائی پرائمری اسکول میرپورخاص

کرتے ہیں۔ تعلیم ہمیں اچھا شہری بناتی ہے اور روزگار حاصل کرنے میں مدد کرتی ہے اور سب سے زیادہ یہ کہ تعلیم ہمیں ایک اچھا انسان بناتی ہیں۔ بہت سے بچے ایسے ہیں جو تعلیم حاصل کرنا چاہتے ہیں لیکن غربت کی وجہ سے انھیں اسکول جانے کا موقع نہیں ملتا۔ ہم میں سے جن کو یہ موقع ملتا ہے انھیں چاہیے کہ اس کا پورا فائدہ اٹھائیں۔ جب ہم اپنی تعلیم مکمل کرلیں تو ہمیں ان ساتھیوں کو نہیں بھولنا چاہیے جو تعلیم سے محروم ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ایسے ادارے قائم کریں جہاں تعلیم سے محروم بچے علم حاصل کرسکیں۔ اور پڑھ لکھ کر خوشحال زندگی گزار سکیں۔ ہمارے ضلعے میرپورخاص کے کتنے ہی شہروں میں پرائمری اسکول، مڈل اسکول، ہائی اسکول اور ہائر سیکنڈری اسکول اور ڈگری کالج ہیں۔ان کے علاوہ میرپورخاص میں محمد میڈیکل لا کالج، سندھ یونیورسٹی جام شورو کی طرف سے اعلیٰ تعلیم کے لیے کیمپس بھی ہے۔ شاگردوں کی سہولت اور آسانی کے لیے امتحانی بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن بھی قائم کیا گیا ہے۔

لائبریریاں

طلبہ کے لیے مطالعہ بہت اہم ہوتا ہے۔ زیادہ تر طلبہ اپنا سبق نہ صرف گھر کے کام کے وقت یاد کرتے ہیں بلکہ وہ اپنے خالی وقت میں بھی مطالعہ کرتے ہیں۔ مطالعہ ان کے لیے خوشی کا سبب ہوتا ہے۔ وہ دنیا کے حالات کے متعلق پڑھتے ہیں۔ مثلاً کھیل، لوگوں کے حالات، مقامات اور دوسری باتیں جس میں انھیں دلچسپی ہوتی ہے وہ کہانیوں کی کتابیں بھی تفریح کے لیے پڑھتے ہیں۔ ان تمام باتوں کے بارے میں کتابیں لائبریری میں ہوتی ہیں۔

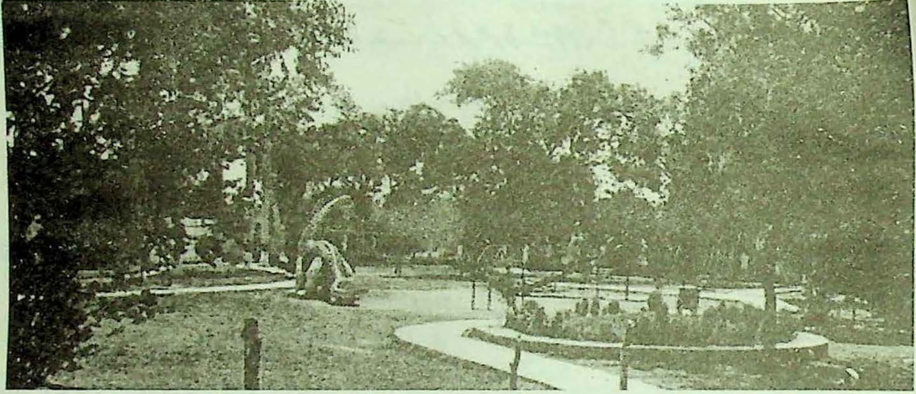


سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ، لائبریری

لائبریری معلومات کا خزانہ ہوتی ہے۔ طالب علم کی حیثیت سے ہمیں لائبریری باقاعدگی سے جانا چاہیے اور معلومات حاصل کرنی چاہیے۔

پارک

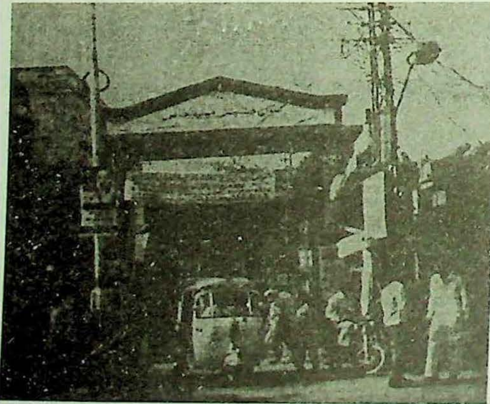
پارک لوگوں کی تفریح اور تازہ دم ہونے کی جگہ ہے۔ ان میں سرسبز پودے اور پھول ہوتے ہیں۔ کچھ پارکوں میں بچوں کے لیے طرح طرح کے جھولے لگے ہوتے ہیں۔ بہت سے پارکوں میں



لوگوں کے بیٹھنے اور آرام کرنے کے لیے بینچیں ہوتی ہیں۔ پاکستان کے تمام شہروں اور قصبوں میں عوامی پارک ہیں۔

اسپتال

اسپتال عوام کی خدمت کے ادارے ہیں۔ ان کا مقصد بیماروں کا علاج کرنا ہے۔ وہ لوگ جو زیادہ بیمار نہیں ہوتے اپنی دوا لینے کے بعد گھروں کو واپس چلے جاتے ہیں اور وہ لوگ جو زیادہ بیمار ہوتے ہیں انھیں اسپتال میں داخل کیا جاتا ہے۔ بڑے اسپتالوں میں ایکسرے، خون اور پیشاب ٹیسٹ کرنے کے انتظامات ہوتے ہیں۔ وہاں آپریشن بھی ہوتے ہیں۔



سول اسپتال میرپورخاص

ہمارے ضلع میرپور خاص میں ایک بڑا سول اسپتال ہے جہاں میڈیکل سپرنٹنڈنٹ رہتے ہیں جن کی مدد کے لیے بہت سے ڈاکٹر اور لیڈی ڈاکٹر مقرر ہیں۔ ہمارے ضلع کے مختلف شہروں میں خواتین کے لیے میٹرنیٹی ہوم بھی ہیں۔ ہمارے ضلع میں ہر تعلقہ سینٹر میں تعلقہ اسپتال، سب ہیلتھ سینٹر اور سرکاری ڈسپنسری بھی موجود ہیں۔ اس کے علاوہ کچھ مخیّر لوگوں نے رفاہی اسپتال بھی قائم ہیں۔ یہ اسپتال غریب لوگوں کا مفت علاج کرتے ہیں۔ اور چھوٹے بڑے غیر سرکاری اسپتال بھی ہیں جہاں مریضوں کا علاج ہوتا ہے۔

مشق

(الف) مندرجہ ذیل سوالات کے جواب دیجیے۔

1- تعلیم کیوں ضروری ہے؟
2- ہم لائبریری سے کس طرح فائدہ حاصل کر سکتے ہیں؟
3- اسپتال کس قسم کی خدمت کرتے ہیں
4- ایسے چند اداروں کا ذکر کیجیے جو غریب اور ضرورت مندوں کی مدد کرتے ہیں۔

(ب) عملی کام

اپنی جماعت میں ایک چھوٹی لائبریری قائم کیجیے جس کے لیے اپنے ہم جماعت طلبہ اور والدین سے کتابیں حاصل کیجیے۔ اپنے جیب خرچ سے کچھ پیسے بچا کر جماعت کی لائبریری کے لیے کتابیں خریدیے۔

(ج) سرگرمیاں

کسی کتب خانے یا لائبیریری جائیں اور کلاس فیلوز کو بتائیں کہ وہاں جا کر آپ نے کیا حاصل کیا۔

گیارہواں باب

نامور خواتین

اسلام سے پہلے عرب کے لوگ عورتوں کی عزت نہیں کرتے تھے۔ انھیں اپنی نوکرانی سمجھتے تھے۔ وہ لڑکیوں کو پیدا ہوتے ہی زندہ دفن کر دیتے تھے۔ اسلام نے عورتوں کی عزت کرنے کا حکم دیا۔ عورتوں کی تعلیم کو فرض قرار دیا۔ ہمارے پیارے نبی صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ ماں کے قدموں تلے جنت ہے۔

حضرت خدیجہؓ، حضرت عائشہ صدیقہؓ اور حضرت فاطمۃ الزہراؓ نے اپنے مثالی کردار سے عورتوں کو اچھی زندگی بسر کرنے کے طریقے سکھائے۔

ایک مشہور اور بہادر خاتون فاطمہ بنت عبداللہ نے میدانِ جنگ میں مسلمان سپاہیوں کی مرہم پٹی کر کے اور انھیں پانی پلا کر خدمتِ خلق کی عظیم مثال قائم کی۔ برصغیر پاک و ہند کی ایک مسلم خاتون بی اماں نے اپنے بیٹوں مولانا محمد علی جوہر اور مولانا شوکت علی کی اچھی تربیت کر کے یہ ثابت کر دیا کہ ماں کی گود انسان کی پہلی درس گاہ ہے۔ محترمہ فاطمہ جناح نے پاکستان حاصل کرنے کے لیے قائداعظمؒ کے ساتھ دن رات کام کرنے کے علاوہ عورتوں کی رہنمائی بھی کی۔



شہید رانی محترمہ بے نظیر بھٹو

محترمہ بے نظیر بھٹو نے جمہوریت اور ملک کے لیے اپنی جان کی قربانی دے کر شہادت حاصل کر کے یہ ثابت کیا کہ مردوں کی طرح عورتیں بھی بڑی سے بڑی قربانی دے سکتی ہیں۔ شہید محترمہ بے نظیر بھٹو کی جمہوریت اور عوام کے لیے دی جانے والی یہ جان کی قربانی تاریخ میں ہمیشہ یاد رکھی جائے گی اور پاکستان کے عوام اس عظیم قربانی کو کبھی فراموش نہیں کر سکتے۔

اللہ کا شکر ہے کہ آج عورتیں مردوں کے شانہ بشانہ کام کر رہی ہیں۔ وہ ہوابازی، انجینئرنگ، وکالت ڈاکٹری، تدریس اور تجارت میں حصہ لے رہی ہیں۔

مشق

(الف) مندرجہ ذیل سوالات کے جواب دیجیے

1- اسلام سے پہلے عرب کے لوگ خواتین سے کیسا سلوک کرتے تھے؟

2- حضرت فاطمہ بن عبداللہ کی خدمات کو بیان کیجیے؟

3- نامور خواتین کی زندگی سے ہم کیا سبق حاصل کرتے ہیں؟

4- ماں کی گود کو انسان کی پہلی درس گاہ کیوں کہا جاتا ہے؟

(ب) عملی کام

1- آپ کی والدہ گھر میں جو کام کاج کرتی ہیں اُس کی تفصیل بیان کیجیے۔

2- اپنے قریبی صحت مرکز یا اسپتال میں جایئے اور دیکھیے کہ وہاں پر نرسیں کس کام میں مشغول ہیں۔

3- آپ جب بیمار ہو جاتے ہیں تو آپ کے گھر والے آپ کی مدد کس طرح کرتے ہیں؟

4- اپنے علاقے کی اہم خاتون شخصیت کو اسکول میں مدعو کریں کہ وہ محترمہ بےنظیر بھٹو کی سیاسی وسماجی خدمات کے بارے میں آپ کو بتائیں۔

ہمارے پیغمبر علیہم السّلام

حضرت آدم علیہ السّلام

اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے جس انسان کو پیدا کیا وہ حضرت آدم علیہ السّلام تھے۔اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السّلام کے ساتھ بی بی حوّا کو بھی اس دنیا میں بھیجا۔ان کے اولاد ہوئی اور اس اولاد کے بھی بیٹے اور بیٹیاں ہوئیں۔ اسی طرح حضرت آدم علیہ السّلام کی اولاد بڑھتی رہی۔ جیسے جیسے آبادی بڑھتی گئی، ویسے ویسے لوگ زمین پر دُور دُور جا کر آباد ہونے لگے۔دُور رہنے کی وجہ سے ان کا رہن سہن بھی ایک دوسرے سے مختلف ہوگیا۔ ان کی خوراک اور دوسرے رسم و رواج میں بھی فرق آتا گیا۔ رفتہ رفتہ ان کی زبانیں بھی الگ الگ ہوگئیں۔ آگے چل کر ان لوگوں نے اپنے لیے الگ الگ ملک بنالیے۔ آج اس زمین پر اربوں انسان رہتے ہیں۔ یہ سب لوگ اصل میں حضرت آدم علیہ السّلام ہی کی اولاد ہیں۔

حضرت آدم علیہ السّلام اس دنیا میں صرف پہلے انسان ہی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے پہلے پیغمبر بھی تھے۔ان کی اولاد میں ہابیل اور قابیل بہت مشہور ہیں۔ حضرت آدم علیہ السّلام نے اپنی اولاد کو سیدھے راستے پر چلنے کا حکم دیا اور بُرے کاموں سے روکا۔ انھوں نے یہ بھی بتایا کہ ہر انسان کو خدا کی عبادت کرنی چاہیے اور اگر اس سے کوئی غلطی ہوجائے تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگنی چاہیے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ بڑا مہربان اور گناہوں کو بخشنے والا ہے۔

حضرت آدم علیہ السّلام کے بعد اللہ تعالیٰ نے بہت سے پیغمبر بھیجے تاکہ وہ لوگوں کو نیکی اور سچائی کا راستہ دکھائیں۔ سب سے آخری نبی ہمارے پیارے رسول حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم ہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السّلام

حضرت ابراہیم علیہ السّلام جس قوم میں پیدا ہوئے وہ بتوں کو پوجتی تھی۔ سُورج، چاند اور تاروں کو اپنا خدا سمجھتی تھی اور اُن کے بُت بنا کر ان کی عبادت کرتی تھی۔

حضرت ابراہیم علیہ السّلام اللہ کے نبی تھے۔ وہ اپنی قوم کی بھلائی چاہتے تھے۔ اسی لیے انھوں

نے لوگوں سے کہا کہ بُتوں کی پُوجا مت کرو، سورج اور چاند کی بندگی نہ کرو، کیونکہ یہ تمھارے خدا نہیں ہیں۔ خدا تو وہ ہے جس نے ان سب چیزوں کو پیدا کیا ہے۔ وہ جس کو بچانا چاہے اُسے کوئی نہیں مار سکتا۔ اس لیے کہ موت اور زندگی کا مالک خدا ہے۔

لوگوں کو یہ بات پسند نہیں آئی اور انھوں نے اپنے بادشاہ نمرود سے فریاد کیا کہ" ابراہیمؑ ہمارے خداؤں (بُتوں) کو جھوٹا کہتے ہیں اور لوگوں کو ان کی پوجا سے روکتے ہیں۔" نمرود یہ سنتے ہی غصّے میں آگ بگولا ہوگیا۔ اُس نے حکم دیا کہ حضرت ابراہیم علیہ السّلام کو آگ میں جلا دیا جائے۔ بس حکم کی دیر تھی، ایک بڑا الاؤ روشن کیا گیا۔ نمرود کے آدمیوں نے حضرت ابراہیم علیہ السّلام کو اُٹھا کر آگ میں پھینک دیا اور یہ سمجھے کہ حضرت ابراہیم علیہ السّلام جل کر خاک ہوجائیں گے، لیکن خدا بڑی قدرت کا مالک ہے، اُس کے حکم سے آگ بُجھ کر ٹھنڈی ہوگئی اور حضرت ابراہیم علیہ السّلام سلامت رہے۔ اللہ کے راستے میں یہ اُن کی پہلی قربانی تھی۔

حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے ایک بیٹے کا نام حضرت اسمٰعیل علیہ السّلام تھا۔ آپ کو اس بیٹے سے بڑی محبت تھی۔ ایک رات حضرت ابراہیم علیہ السّلام کو خواب میں بشارت ہوئی کہ "اپنے پیارے بیٹے حضرت اسمٰعیل علیہ السّلام کو خدا کی راہ میں قربان کردو۔"

باپ نے بیٹے کو خواب کی بات بتائی۔ فرماں بردار بیٹا اللہ کی راہ میں قربان ہونے کے لیے تیار ہوگیا۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السّلام اپنے بیٹے حضرت اسمٰعیل علیہ السّلام کو ان کی راہ میں ذبح کرنے لگے تو خدا کا پیغام آیا، " اے ابراہیم علیہ السّلام! تم نے اپنا خواب سچ کر دکھایا تم بھی سچے ہو اور تمھارا بیٹا بھی سچّوں میں سے ہے۔ اب اپنے ہاتھ روک لو، اپنے پیارے اور فرماں بردار بیٹے کے بدلے میں دُنبے کی قربانی دو۔"

ہم ہر سال خدا کی راہ میں کچھ حلال جانوروں کی قربانی دے کر حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی اس قربانی کی یاد مناتے ہیں۔ اس دن کو " قربانی کی عید " یا " عیدالاضحیٰ " کہتے ہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے اپنے بیٹے حضرت اسمٰعیل علیہ السّلام کے ساتھ مل کر مکّے میں کعبۃ اللہ یعنی اللہ کا گھر بنایا۔ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ "سب لوگ اس گھر کی طرف مُنہ کر کے عبادت کریں۔ یہ رحمت اور نجات کا گھر ہے۔" اسی وجہ سے تمام مسلمان کعبے کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں۔ لاکھوں مسلمان ہر سال خانہ کعبہ کی زیارت کے لیے جاتے ہیں۔ اس عمل کو حج بیت اللہ کہتے ہیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السّلام

حضرت موسیٰ علیہ السّلام مصر میں پیدا ہوئے۔ ان دنوں وہاں کا بادشاہ فرعون تھا۔ نجومیوں نے اسے بتایا تھا کہ "بنی اسرائیل خاندان میں ایک بچہ پیدا ہوگا، جو تیری بادشاہت کو ختم کردے گا۔" اسی ڈر سے بنی اسرائیل خاندان میں جو لڑکا بھی پیدا ہوتا وہ فرعون کے حکم سے مار دیا جاتا۔ جب حضرت موسیٰؑ پیدا ہوئے تو ان کی ماں پریشان ہوئیں اور انھوں نے حضرت موسیٰؑ کو ایک صندوق میں بند کر کے دریائے نیل میں بہا دیا۔ خدا کی قدرت کہ وہ صندوق فرعون کی بیوی کے ہاتھ آیا۔ وہ حضرت موسیٰؑ کو اپنے محل میں لے آئیں اور اس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کے گھر میں پرورش پائی۔

حضرت موسیٰ علیہ السّلام بھی اللہ کے نبی تھے۔ ان کو فرعون کا ظلم اور اس کی زیادتی بالکل پسند نہ آئی۔ جس کی وجہ سے فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السّلام کو قتل کرانے کا ارادہ کیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام مصر سے نکل کر مدَین جا پہنچے، کچھ عرصہ وہاں رہ کر دوبارہ مصر واپس آ گئے۔

مصر میں حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے اپنی قوم بنی اسرائیل کو ہدایت کرتے ہوئے کہا: "ایک رب کی عبادت کرو اور اسی سے ڈرو، ظلم کا مقابلہ کرو اور کسی سے نہ ڈرو۔" فرعون اور اس کے وزیر ہامان کو یہ باتیں بالکل پسند نہ تھیں اور انھوں نے حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی قوم پر پہلے سے بھی زیادہ ظلم ڈھانے شروع کیے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مجبور ہو کر اپنی قوم کو مصر چھوڑنے کا مشورہ دیا۔ پوری قوم ان کے ساتھ دریائے نیل کو پار کر کے صحیح سلامت دوسرے کنارے پر پہنچ گئی۔ فرعون نے بھی اپنا زبردست لشکر لے کر ان کا پیچھا کیا، تاکہ انھیں ختم کردے لیکن وہ اپنے لشکر سمیت دریائے نیل میں غرق ہوگیا۔ اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے کوہِ طور پر جا کر دُعا مانگی اور اپنی قوم کی نجات پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو کتاب نازل ہوئی اسے "توریت" کہتے ہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السّلام

حضرت عیسیٰ علیہ السّلام آج سے تقریباً دو ہزار سال پہلے بنی اسرائیل قوم میں پیدا ہوئے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السّلام اللہ تعالیٰ کے سچّے نبی تھے، ان کی قوم بہت زیادہ خرابیوں میں مبتلا تھی۔ وہ اپنی قوم کو بُرائیوں سے بچانے کے لیے کہتے تھے: "جو تم سے دُشمنی کرے، تم اس سے نیکی کرو، جو تمھیں تکلیف پہنچائے تم اس کی بھلائی کے لیے دعا مانگو۔"

حضرت عیسیٰ علیہ السّلام نے قوم کی اصلاح کا کام غریبوں سے شروع کیا۔ ایک بار وہ دھوبی گھاٹ گئے اور دھوبیوں سے کہا کہ "تم دوسروں کے کپڑوں کی گندگی اور میل کچیل تو ہر روز صاف کرتے ہو، لیکن کبھی اپنے دل کے میل کچیل کو بھی صاف کیا ہے؟ آپ کہتے تھے۔" خدا سے ڈرو، اُس پر ایمان لاؤ اور گناہ کے کاموں سے ہمیشہ بچو۔ اس عمل سے تمھارا دل شیشے کی طرح صاف ہو جائے گا۔"

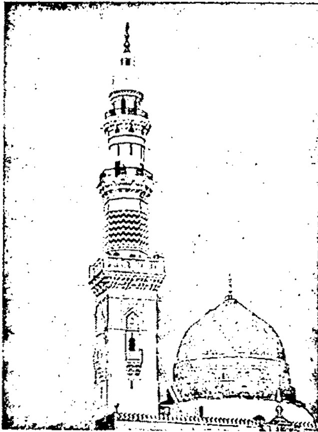
اسی طرح ایک دن آپ ایک تالاب پر گئے۔ جہاں مچھیرے مچھلیاں پکڑ رہے تھے۔ آپ نے ان کو بھی ہدایت کی کہ "یہ دنیا مچھلی کے جال کی طرح ہے، اپنے آپ کو اس میں پھنسنے سے بچاؤ، گناہوں سے دوری اختیار کرو۔

حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے ہاتھ میں اللہ تعالیٰ نے بڑی شفا رکھی تھی۔ آپ کسی بیمار یا مرنے کے قریب شخص کو ہاتھ لگا دیتے تو وہ اچھا بھلا ہو جاتا تھا۔ اسی لیے آپ کو "مسیح" کہا جاتا تھا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السّلام لوگوں سے فرماتے تھے کہ "کوئی شخص اپنے بھائی کی چھوٹی چھوٹی بات پر ناراض نہ ہو۔ لوگوں کو اپنے پڑوسیوں سے محبت کرنی چاہیے اور اپنے دشمنوں سے بھی اچھا برتاؤ کرنا چاہیے۔"

حضرت عیسیٰ علیہ السّلام پر جو کتاب نازل ہوئی اس کا نام "انجیل" ہے۔

حضرت مُحمّد مُصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم



حضرت مُحمّد مُصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم مکّہ معظمہ کے قریش قبیلے میں پیدا ہوئے۔ آپؐ کے والد کا نام عبداللہ تھا۔ آپؐ بچپن سے نہایت، سچے اور ایماندار تھے۔ اس لیے مکّے کے لوگ آپؐ کو "صادق اور امین" کہا کرتے تھے۔ اس زمانے میں عرب بُتوں کی پُوجا کرتے تھے اور بہت سے گناہوں کے کام کیا کرتے تھے۔

آپؐ کی نیکی اور ایمانداری دیکھ کر مکّے کی ایک نیک اور مالدار خاتون حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ نے آپؐ سے شادی کی۔ اُس وقت آپؐ کی عمر پچیس سال تھی۔

جب آپؐ چالیس سال کے ہوئے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپؐ پر وحی نازل ہوئی۔

اس کے بعد آپؐ نے لوگوں کو اسلام کی دعوت دینی شروع کی، جس پر مکّے کے کافر آپؐ سے ناراض ہوگئے اور آپؐ کو اور دوسرے مسلمانوں کو بہت تکلیفیں دینی شروع کردیں۔

آخرکار آپؐ مکّے سے ہجرت کرکے مدینہ منوّرہ چلے گئے۔ ہجری سال اسی وقت سے شروع ہوا۔ مدینہ منوّرہ پہنچنے کے بعد آپؐ کی کافروں سے کئی جنگیں ہوئیں اور آخرکار فتح اسلام کی ہوئی۔

آنحضرت مُحمّد مُصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ "ایک اللہ کی عبادت کرو، ماں باپ کی عزّت کرو۔ اپنے بڑوں کا ادب کرو اور چھوٹوں سے شفقت سے پیش آؤ۔ محلّے والوں سے اچھا سلوک کرو۔ جھوٹ نہ بولو۔ غریبوں، مسکینوں کی مدد کرو اور بھوکوں کو کھانا کھلاؤ۔"

ہمارے رسول اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں۔ آپؐ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو کتاب نازل ہوئی اس کا نام "قرآن مجید" ہے۔

مشق

(الف) نیچے دیئے ہوئے خانوں میں منتخب معلومات لکھیے:

پیغمبر علیہ السّلام کا نام	نازل ہوئی کتاب	اہم تعلیمات
-1		
-2		
-3		

(ب) چند جملوں میں بتائیے کہ نبیوں اور پیغمبروں کا اہم مشن کون سا تھا؟

(ج) سرگرمیاں

1- آپ اپنے الفاظ میں حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی قربانی بیان کریں۔

2- اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السّلام اور ان کی قوم کو کیسے بچایا؟

3- حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کا کوئی ایک معجزہ اپنی کاپی میں لکھیں۔

4- پیراگراف نمبر 4 میں حضرت محمد صلّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم کی تعلیمات دی گئیں ہیں۔ ان میں سے ہر ایک پر ہم کس طرح عمل کرتے ہیں۔

ضلع کی اہم شخصیات

غلام محمد خان بھرگڑی



غلام محمد خان بھرگڑی ضلع میرپورخاص کے گاؤں ڈینگان، تعلقہ کوٹ غلام محمد میں 1878ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام رئیس ولی محمد خان تھا۔ آپ نے پرائمری تعلیم اپنے گاؤں میں حاصل کی۔ مزید تعلیم حیدرآباد اور بعد میں سندھ مدرستہ الاسلام کراچی سے حاصل کی۔ آپ نے میٹرک علی گڑھ سے پاس کیا۔ اعلیٰ تعلیم کی خاطر آپ ولایت روانہ ہوئے۔ تین سال کے بعد 1908ء میں بیرسٹری کی ڈگری لے کر واپس آ کر حیدرآباد میں وکالت کرنے لگے۔

اس وقت حیدرآباد شہر سیاسی، سماجی اور تعلیمی سرگرمیوں کا مرکز تھا اور بھرگڑی صاحب کا دفتر بھی اس حوالے سے ایک ادارہ بن چکا تھا۔ کئی نوجوان وکالت کے ساتھ سیاسی تربیت بھی حاصل کرتے تھے۔

غلام محمد خان بھرگڑی میں قومی خدمت کا جذبہ تھا۔ اپنے وطن کی ترقی اور بھلائی کی خاطر انھوں نے تن تنہا اور دوسروں کے ساتھ مل کر بہت کوشش کیں۔ سندھ میں مسلم لیگ کی پہلی شاخ 1918ء میں انھوں نے ہی قائم کی۔ حیدرآباد نیشنل کالج کو کامیاب بنانے میں بھرگڑی صاحب کا بڑا کردار تھا اور وہ کئی سال تک اس کے بورڈ کے چیئرمین رہے۔

رئیس غلام محمد بھرگڑی سارا وقت سیاست میں مشغول رہنے کے باوجود اپنی زمینداری کو اچھی طرح سے بنایا۔ پیداوار بڑھائی اور کپاس بیلنے کا کارخانہ بھی قائم کیا۔ "الامین" اخبار کے تمام اخراجات خود ادا

کرتے تھے۔"سندھ واسی"اخبار کی بھی مالی مدد کرتے تھے۔غریب طالب علموں کی تعلیم کے لیے اسکالرشپ دیتے تھے۔ وکالت کے اکثر کیس مفت لڑتے تھے۔ وہ امیرانہ زندگی گذارتے تھے، لیکن دل کا فقیر تھا سندھ میں زمیندار ایسوسی ایشن کے بانی تھے۔

غلام محمد بھرگڑی کی سیاست اصول پرستی، خلوص، وطن کی محبت اور خدمتِ خلق کے بنیاد پر مشتمل تھی ہمارے ضلع کے اس نیک مرد نے 9 مارچ 1924ء کو اس فانی دنیا سے رحلت کی۔ آپ کی وفات پر حیدرآباد کے ہزاروں شہریوں نے جنازے میں شرکت کی۔ آپ کو ڈینگان میں اپنے آبائی قبرستان میں دفن کیا گیا۔

مشق

(الف) مندرجہ ذیل سوالات کے جواب دیجیے۔

1- غلام محمد خان بھرگڑی کب پیدا ہوئے؟

2- غلام محمد خان بھرگڑی نے میٹرک کہاں سے پاس کیا؟

3- غلام محمد خان بھرگڑی کے دل میں کون سا جذبہ تھا؟

4- غلام محمد خان بھرگڑی نے لوگوں کی بھلائی کے لیے کون سے کام کیے؟

5- غلام محمد خان بھرگڑی کی سیاست کون سے اصولوں پر مشتمل تھی؟

6-غلام محمد خان بھرگڑی نے کب وفات کی؟

(ب) عملی کام

غلام محمد خان بھرگڑی کی یادگار تصاویر جمع کر کے اپنی نوٹ بک میں چسپاں کریں۔

تیار کردہ: سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ تعاون آغا خان یونیورسٹی، انسٹی ٹیوٹ فار ایجوکیشنل ڈویلپمنٹ، کراچی
منظور کردہ: وفاقی وزارت تعلیم (شعبۂ نصاب) اسلام آباد بطور واحد درسی کتاب برائے مدارس میر پور خاص۔
قومی کمیٹی برائے جائزہ کتب نصاب کی تصحیح شدہ۔



قومی ترانہ

پاک سَر زمین شاد باد — کِشورِ حسین شاد باد
تُو نشانِ عزمِ عالی شان — اَرضِ پاکستان
مرکزِ یقین شاد باد

پاک سرزمین کا نظام — قُوّتِ اُخُوّتِ عوام
قوم، مُلک، سَلطنت — پائندہ تابندہ باد
شاد باد منزلِ مُراد

پرچمِ ستارہ و ہلال — رہبرِ ترقّی و کمال
ترجمانِ ماضی،شانِ حال — جانِ اِستِقبال
سایۂ خُدائے ذُوالجلال

سلسلہ وار نمبر	17·4 -		
ماہ وسالِ اشاعت	ایڈیشن	تعداد	قیمت
April - 2012	First	2715	Free